



[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

# فیضانِ چہل<sup>40</sup> احادیث

اس کتاب میں ہے:

- نیت کی اہمیت 11
- کامل ایمان والا کون؟ 17
- بخار کی برکتیں 39
- عیادت کی فضیلت 49
- ایصالِ ثواب کا ثبوت 91
- دنیا کی بہترین متاع 96

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

چالیس فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان کی توضیح پر مشتمل کتاب

# فیضانِ چہلِ 40 احادیث

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب	:	فیضانِ چہل احادیث
پیش کش	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
سن طباعت	:	جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، جون 2007ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

### مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-32203311	کراچی: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی
فون: 042-37311679	لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ
فون: 041-2632625	سردار آباد: فیصل آباد (ایمن پور بازار)
فون: 058274-37212	کشمیر: چوک شہیدان، میرپور
فون: 022-2620122	حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن
فون: 061-4511192	ملتان: نزد پینیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ
فون: 044-2550767	اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال
فون: 051-5553765	راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ
فون: 068-5571686	خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ
فون: 0244-4362145	نواب شاہ: چکر بازار، نزد MCB
فون: 071-5619195	سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موٹو، گوجرانوالہ
	پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”40 فرامینِ مصطفیٰ“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے اس

کتاب کو پڑھنے کی ”13 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ غیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تَعَوُّذ ﴿۴﴾ تَسْمِيۃ سے آغاز کروں گا۔ (اسی

صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الہی

عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ جتنی اَوْشَعِ اس کا بلا ضُوء اور

﴿۷﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں

گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم

مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے

صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔ ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر

مُطَّلَع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## المدینۃ العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ  
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم  
تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،  
احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،  
ان تمام امور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے مسعد دجالس کا قیام عمل میں لایا گیا  
ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ  
اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثر ہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے  
خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- (۱) شعبہ کتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ درسی کتب
- (۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تفتیش کتب
- (۵) شعبہ تخریج (۶) شعبہ تراجم کتب

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مجددِ دین و ملت، حامی  
سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا

الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی رگراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّى الْوَسْعِ سَهْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔  
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ نگینہ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

رمضان المبارک



۱۴۲۵ھ

## پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)  
ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں  
رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اللہ عزوجل کے محبوب، داناے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم نے خود ارشاد فرمایا: خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ یعنی بہترین راستہ محمد (صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا راستہ ہے۔ اَوْ كَمَا قَالَ

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الاعتصام بالنسہ... الخ، الحدیث ۱۰، ج ۱ ص ۱۰۶ ملخصاً)

یقیناً نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرامینِ عظیمہ میں ہمارے  
لئے نصیحتوں کے انمول خزانے پنہاں ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ”فیضانِ چہل احادیث“ میں  
آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے 40 ارشاداتِ عالیہ پیش کئے گئے ہیں جن کا انتخاب مختلف  
کتبِ احادیث سے کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا اسلوب کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے اصل  
عربی عبارت مُنَدَرَج ہے پھر طلبہ و طالبات کے لئے اس کا تحت اللفظ ترجمہ پیش کرنے  
کے بعد دیگر اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی آسانی کے لئے با محاورہ ترجمہ بھی تحریر کر دیا گیا  
ہے۔ ہر حدیث کا ماخذ جلد و صفحہ نمبر، باب اور رقم الحدیث کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد ہر حدیث کی مختصر وضاحت درج ہے۔ ضرورتاً شرعی مسائل بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ وضاحت کے بعد فکرِ مدینہ کے عنوان سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات کی روشنی میں خود احتسابی کی مدنی سوچ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان سب سے آخر میں دعا بھی لکھ دی ہے۔

اہلِ علم پر مخفی نہیں احادیث کا ترجمہ اور پھر اس کی وضاحت بے حد مشکل کام ہے کیونکہ حدیث تفصیلاتِ عقائد اور احکامِ شریعہ کے استنباط کا شرعی ماخذ بھی ہے۔ اگر ترجمہ و وضاحت کرنے والے سے ذرا بھی چوک ہوگئی تو کچھ بعید نہیں کہ شارعِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقصود ہی ادا ہونے سے رہ جائے۔ چنانچہ بر بنائے احتیاط ترجمہ و وضاحت کے سلسلے میں اپنے اسلاف رحمہم اللہ کی کتب مثلاً مرقاة المفاتیح، مرآة المناجیح، اشعة اللمعات، نزہۃ القاری، شرح مسلم للنووی اور بہارِ شریعت کو پیشِ نظر رکھا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ساری دنیا میں ”نیکی کی دعوت“ کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی شب و روز کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کی بنیاد شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! یہ



آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کوششوں کا ثمرہ ہے کہ باب المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دیکھتے ہی دیکھتے باب الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنگا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً 63 ممالک تک پہنچ گئی۔ ہزاروں مقامات پر سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اس مقدس جذبے کے تحت اصلاح امت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل“

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی 30 سے زائد شعبوں میں سنتوں کی

خدمت کر رہی ہے، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے دریائے فیض سے جہاں اسلامی بھائی مستفیض ہوتے وہیں اسلامی بہنیں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ الحمد للہ عزوجل!

اسلامی بہنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدِّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل، نمازی اور مدنی رُقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس

بنام مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط (باب المدینہ کراچی) میں اسلامی بہنوں کے تقریباً 2000 مدرسے روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرآن پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کو ”جامعۃ المدینہ للبنات“ میں عالمہ کورس اور شریعت کورس کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ تادمِ تحریر پاکستان بھر میں اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے الگ الگ تقریباً 100 جامعات المدینہ قائم کئے جا چکے ہیں۔ اسلامی بہنوں کو ضروریاتِ دین سے رُوٹناس کروانے کے لئے اپنی نوعیت کا منفرد ”فیضانِ قرآن وحدیث کورس“ بھی شروع کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ ”فیضانِ چہلِ احادیث“ کتاب بھی بنیادی طور پر اسی کورس کے لئے تیار کی گئی ہے لیکن دیگر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی اس کتاب سے یکساں مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن چھبیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	حدیث نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
1	نیت کی اہمیت	11	21	کفن	67
2	ایمان کی برکت	15	22	مردوں کا تذکرہ خیر	70
3	ایمان کامل	17	23	سرکارِ عظیم ﷺ کی قبر مبارک	72
4	گمراہوں سے بچو	20	24	میت پر رونا	75
5	بد مذہب کی توقیر کرنا کیسا؟	23	25	بیت الحمد	78
6	سوشیڈوں کا ثواب	25	26	صابرہ ماں کو جنت کی بشارت	81
7	اچھے طریقے کی ترغیب	28	27	شہید اور قرض	84
8	بدعت کسے کہتے ہیں؟	31	28	شہادت کی طلب	86
9	تکلیف اور گناہوں کا ٹٹنا	36	29	قبروں کی زیارت	88
10	بخار کی برکتیں	39	30	ایصالِ ثواب	91
11	صبر، مصیبت اور مرتبہ کمال	43	31	دنیا کی بہترین متاع	96
12	شہادتیں	46	32	مہر	98
13	عیادت کی فضیلت	49	33	شوہر کی اطاعت	101
14	دعائے شفا	52	34	جنتی عورت	103
15	دوا	54	35	پردہ	105
16	تعویذ	56	36	عورت کا مرد کو دیکھنا؟	107
17	لذتوں کو ختم کرنے والی چیز	59	37	اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی؟	109
18	موت کی آرزو	61	38	نا پسندیدہ چیز	111
19	سورہ یس	63	39	بلاوجہ طلاق مانگنا	113
20	موت کے وقت تلقین	65	40	عدت کی مدت	115

## نیت کی اہمیت

## الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ	قَالَ	سَمِعْتُ	رَسُولَ اللَّهِ
حضرت عمر بن خطاب سے (روایت ہے)	کہا انہوں نے (کہ)	میں نے سنا	اللہ کے رسول (کو)
يَقُولُ	الْأَعْمَالُ	بِالنِّيَّةِ	وَ
فرماتے ہوئے	اعمال	نیت ہی کیساتھ (ہیں)	اور
لَا مَرِيءٌ	مَا	نَوَى	فَمَنْ
ہر شخص کیلئے ہے	وہ جس	کی اس نے نیت کی	تو جس
كَانَتْ هِجْرَتُهُ	إِلَى اللَّهِ	وَرَسُولِهِ	
کی ہجرت تھی	اللہ کی طرف	اور اس کے رسول (کی طرف)	
فَهِجْرَتُهُ	إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ	وَمَنْ	
تو اس کی ہجرت	اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے	اور جس	
كَانَتْ هِجْرَتُهُ	لِلدُّنْيَا	يُصِيبُهَا	أَوْ
کی ہجرت تھی	دنیا کے لئے	جس کو وہ حاصل کرے	یا
امْرَأَةٌ	يَتَزَوَّجُهَا	فَهِجْرَتُهُ	
عورت (کی طرف)	جس سے وہ نکاح کرے	تو اس کی ہجرت	
إِلَى مَا	هَاجَرَ	إِلَيْهِ	
(اسی کی) طرف ہے	ہجرت کی اس نے	جس کی طرف	

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا،

میں نے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال (کا ثواب) نیت ہی پر ہے ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، تو جس کی ہجرت اللہ اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہے جسکی طرف اس نے ہجرت کی۔

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب الخطاء والنیان... الخ، الحدیث ۲۵۲۹، ج ۲، ص ۱۵۳)

### وضاحت:

مصنفین حدیث عموماً اپنی کتاب کی ابتداء میں اس حدیث کو لا کر اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ تحصیلِ علم سے قبل نیت کی دُرستگی ضروری ہے۔

(ماخوذ از اضعاف اللمعات، ج ۱، ص ۳۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا ثواب نیت پر ہی ہے، بغیر نیت کسی عمل پر ثواب کا استحقاق (یعنی حق) نہیں۔ اعمالِ عمل کی جمع ہے اور اس کا اطلاق اعضاء، زبان اور دل تینوں کے افعال پر ہوتا ہے اور یہاں اعمال سے مراد اعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال) اور مباح افعال ہیں۔ اور نیت لغوی طور پر دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں اور شرعاً عبادت کے ارادے کو نیت کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مقصودہ: جیسے نماز، روزہ کہ ان سے مقصود حصولِ ثواب ہے انہیں اگر

بغیر نیت ادا کیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوں گے اس لئے کہ ان سے مقصود ثواب تھا اور جب

ثواب مفقود ہو گیا تو اس کی وجہ سے اصل شے ہی ادا نہ ہوگی۔

(۲) غیر مقصودہ: وہ جو دوسری عبادتوں کے لئے ذریعہ ہوں جیسے نماز کے لئے چلنا، وضو، غسل وغیرہ۔ ان عبادات غیر مقصودہ کو اگر کوئی نیتِ عبادت کے ساتھ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بلا نیت کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر ان کا ذریعہ یا وسیلہ بننا اب بھی درست ہوگا اور ان سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

(ماخوذ از نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۱، ص ۲۲۶)

ایک عمل میں جتنی نیتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا، مثلاً محتاجِ قربت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لوجه اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صلہ رحمی کی نیت بھی کرے گا تو دو ہر ثواب پائے گا۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۶)

اسی طرح مسجد میں نماز کے لئے جانا بھی ایک عمل ہے اس میں بہت سی نیتیں کی جاسکتی ہیں، امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 673 میں اس کے لئے چالیس نیتیں بیان کیں اور فرمایا: بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔

بلکہ مباح کاموں میں بھی اچھی نیت کرنے سے ثواب ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباع سنت، تعظیم مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ دور کرنے کی نیتیں ہوں تو ہر نیت کا الگ ثواب ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۷)

مدینہ: اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کاستٹوں بھرا

بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتب کردہ کارڈیا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیّۃً حاصل فرمائیں۔

### فکر مدینہ:

کیا آپ نے آج کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی۔

### دعا:

**یاربِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں ہر جائز کام میں کچھ نہ کچھ اچھی نیتیں کرنے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنایا **اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## ایمان کی برکت

الْحَدِيثُ الثَّانِي

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ	قَالَ	سَمِعْتُ	رَسُولَ اللَّهِ
حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے	انہوں نے کہا (کہ)	میں نے سنا	اللہ کے رسول کو
يَقُولُ	مَنْ	شَهِدَ	أَنْ
فرماتے ہوئے	جو	گواہی دے	کہ
وَأَنَّ	مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)	رَسُولُ	اللَّهِ
اور	محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	رسول (ہیں)	اللہ (کے)
حَرَمَ	اللَّهُ	عَلَيْهِ	النَّارَ
حرام فرما دیتا ہے	اللہ	اس پر	آگ (دوزخ کی)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، الحدیث ۳۶، ج ۱، ص ۲۸)

## وضاحت:

گواہی دینے سے مراد تمام اسلامی عقائد قبول کر لینا ہے اور دوزخ کی آگ حرام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس کے عقائد درست وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا یا اس سے وہ شخص مراد ہے جو ایمان لاتے ہی فوت ہو جائے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۵۶)



یاد رکھئے تو حید و رسالت کی گواہی کے باوجود اگر آدمی سے کوئی ایسا قول یا فعل پایا گیا جس کو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کفر کی نشانی فرمایا ہو تو شریعتِ مطہرہ کے حکم کے مطابق وہ کافر ہو جائے گا اگرچہ بظاہر تو حید و رسالت کی تصدیق و اقرار کرتا ہو، جیسے بُت کو سجدہ کرنا، زُنا را باندھنا وغیرہ۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۴۰)

جس شخص نے گناہِ کبیرہ کئے ہوں اور توبہ کئے بغیر مر گیا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے وہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور اس کو ابتداءً جنت میں داخل کر دے اور اگر چاہے تو اس کو اتنی دیر عذاب دے جتنا اسے (یعنی اللہ عزوجل) کو منظور ہو اور پھر جنت میں داخل کر دے۔ لہذا جو شخص بھی عقیدہٴ تو حید و رسالت پر فوت ہو اس کو دوزخ کا دائمی عذاب نہیں ہوگا چاہے وہ گناہ گار کیوں نہ ہو جب کہ اس کے برعکس جس شخص کی موت کفر پر واقع ہوئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا خواہ اس نے ڈھیروں نیکیاں کر رکھی ہوں۔ (ماخوذ از شرح مسلم للہووی، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۴۱)

### فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لی؟ نیز خدا نخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کر کے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

دعا:

**یٰرَبِّ مَصْطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یَا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یَا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یَا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یَا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یَا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بخشش فرما۔ **اٰمِیْن بِحَاجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## ایمانِ کامل

## الْحَدِيثُ الثَّالِثُ

عَنْ أَنَسٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت انس سے روایت ہے	کہا انہوں نے (کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
لَا يُؤْمِنُ	أَحَدُكُمْ	حَتَّىٰ	أَكُونَ
ایمان والا نہیں	تم میں سے کوئی بھی	یہاں تک کہ	میں ہو جاؤں
أَحَبَّ	إِلَيْهِ	مِنْ وَالِدِهِ	
زیادہ محبوب	اس کی طرف (اسے)	اس کے والدین سے	
وَ	وَلَدِهِ	وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ	
اور	اس کی اولاد سے	اور تمام لوگوں سے	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۵، ج ۱، ص ۱۷)

## وضاحت:

یہاں مومن سے مراد مومنِ کامل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۱، ص ۱۴۳) اور سرکارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اونچا مانے اس طرح کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے لائے

ہوئے دین کو تسلیم کرے، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم و ادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے عزیز و اقارب اور اپنے مال و اسباب پر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی رضا و خوشی کو مقدم رکھے۔

(ماخوذ از احیاء الممات، ج ۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص ۵۰)

یہاں محبوب سے مراد طبعی محبوب ہے نہ کہ صرف عقلی کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے طبعی الفت ہوتی ہے، یہی محبت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از امرأة النبی، ج ۱، ص ۳۰)

انسان کبھی اس چیز سے محبت کرتا ہے جس سے اس کے حواس کو لذت حاصل ہوتی ہے مثلاً حسین و جمیل صورتیں، اچھی آوازیں۔ کبھی ان چیزوں سے محبت کرتا ہے جن سے اس کی عقل کو لذت حاصل ہوتی ہے مثلاً علم و حکمت کی باتیں، تقویٰ و طہارت، علماء و متقی لوگ۔ اور کبھی اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس سے شر اور ضرر (یعنی نقصان) کو دور کرے۔

(ماخوذ از شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب خصائل من اتصف بھن و جد حلاوة الایمان، ج ۱، ص ۴۹)

اور چونکہ محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت کئے جانے کے تمام اسباب کے ایسے جامع ہیں کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا اس جامعیت کو نہیں پہنچ سکتا لہذا آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب

ہونے کے مستحق ہیں اور خاص کر اس صورت میں زیادہ محبوب ہیں کہ آپ محبوبِ حقیقی یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اور خدا تک پہنچانے والے اور اس کی بارگاہ میں عزت و عظمت والے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱، ص ۱۳۵)

### فکر مدینہ:

کیا آج آپ نے اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اور ادا اور کم از کم ۳۱۳ بار دُرُود شریف پڑھ لئے۔

دعا:

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔  
**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنایا **اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین  
 بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## الْحَدِيثُ الرَّابِعُ گمراہوں سے بچو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
يَكُونُ	فَبِئْسَ الزَّمَانُ	دَجَالُونَ كَذَابُونَ	
ہوں گے	آخری زمانہ میں	جھوٹے دجال	
يَأْتُونَكُمْ	مِنَ الْأَحَادِيثِ	بِمَا	لَمْ تَسْمَعُوا أَنتُمْ
(جو) لائیں گے تمہارے پاس	ایسی احادیث	جو	نہیں سنی ہوں گی تم نے
وَلَا	أَبَاءُكُمْ	فَأَبَاءُكُمْ	وَأَبَائِهِمْ
اور نہ	تمہارے باپ دادا	تو بچو تم (ایسے لوگوں سے)	اور دور رہو ان سے
لَا يَصِلُونَكُمْ	وَ	لَا يَفْتِنُونَكُمْ	
(تاکہ) نہ گمراہ کر دیں وہ تم کو	اور	نہ فتنے میں ڈالیں وہ تم کو	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہونگے وہ تمہارے سامنے ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو، تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنے میں ڈالیں۔ (صحیح مسلم، مقدمہ، باب النھی عن الروایۃ... الخ، الحدیث ۷، ص ۹)

**وضاحت:**

دَجَال دَجَل سے بنا ہے بمعنی فریب اور دھوکہ، اور دَجَال کا معنی ہے بڑا

فریبی، مگرا اور دھوکے باز، آخرِ زمانہ میں بڑا دجال نکلے گا، اس سے پہلے چھوٹے دجال ہوں گے۔ اس حدیث میں حدیث گھڑنے والوں کی طرف اشارہ ہے اور اس کلامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مخاطب یا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یا قیامت تک آنے والے علماء کہ جن کو حدیث کی واقفیت ہو کیونکہ اگر کوئی جاہل کسی حدیث کو نہ سنے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ سنانے والے کا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث گھڑنا سخت جرم ہے اور گھڑنے والا سخت مجرم کہ نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے دجال و کذاب فرمایا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بد مذہبوں کی صحبت سے بچنا از حد ضروری ہے کیونکہ ان کی صحبت مسلمان کو ایمان جیسی انمول دولت سے محروم کر سکتی ہے۔

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح ج ۱، ص ۱۵۸)

بد مذہبوں کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے ان کتب کا مطالعہ مفید

ثابت ہوگا:

- (۱) تمہید الایمان (از امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)
- (۲) حُسام الحرمین (از امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)
- (۳) بہار شریعت حصہ اول (از صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العالی)
- (۴) الحق المبین (از غزالیؒ) دوراں مولانا احمد سعید کاظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
- (۵) جاء الحق (از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ العالی)

## فکر مدینہ:

کیا آج آپ نے ۱۲ منٹ کسی سنی عالم کی اسلامی کتاب اور فیضانِ سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صفحات (درس کے علاوہ) پڑھ یا سن لئے۔

دعا:

**یَا رَبِّ مُصَافًی عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب فرما یا اللہ!**

عَزَّوَجَلَّ ہمیں بد مذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنی**

علماء دامت فیوہم کی کتب کے مطالعے کا ذوق عطا فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی**

انعامات کا عامل بنایا **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ یا اللہ!**

عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**

ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی**

بخشش فرما۔ **امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم**



## الْحَدِيثُ الْخَامِسُ بد مذہب کی تو قیر کرنا کیسا؟

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
(روایت ہے) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے	کہا (انہوں نے کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَنْ	وَقَرَّ	صَاحِبَ بَدْعَةٍ	فَقَدْ
جس نے	تعظیم و توقیر کی	صاحبِ بدعت (کی)	تو تحقیق
أَعَانَ	عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَامِ		
مدد کی (اس نے)	اسلام کے ڈھانے پر		

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی صاحبِ بدعت (یعنی بے دین) کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

(شعب الایمان، باب فی مباحدة الکفار، فصل فی مجاہدة الفسقة، الحدیث ۹۴۶۳، ج ۷، ص ۶۱)

### وضاحت:

یہاں صاحبِ بدعت سے مراد بے دین شخص اور توقیر سے اس کی بلا ضرورت تعظیم مراد ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے دینوں کی تعظیم گویا اسلام کو ویران کرنا ہے کہ ہماری تعظیم سے عوام کے دلوں میں ان کی عقیدت پیدا ہوگی، جس سے وہ ان کا شکار بن سکتے ہیں، جس طرح مسلمان کی تعظیم کا رُثوب ہے ایسے ہی بے دین کی توہین باعثِ ثواب کہ وہ دشمنِ ایمان ہے۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۷۹)

بے دین و بد مذہب سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے اس کے متعلق چند



احادیث مبارکہ میں ارشاد ہوا ہے کہ:

تقدیرِ الہی عزوجل کو جھٹلانے والے اس اُمت کے مجوسی ہیں، (یہ) اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، الحدیث ۹۲، ج ۱، ص ۷۰)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اصحاب و اصہار پسند کئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا۔

(کتاب الضعفاء للعقلمی، الحدیث ۱۵۴، ج ۱، ص ۱۴۴)

ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(العلل المتناہیۃ، کتاب السنۃ و ذم البدع، باب ذم الرافضۃ، الحدیث ۲۶۰، ج ۱، ص ۱۶۸)

**دعا:**

**یارِ ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب

فرما **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بد مذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!**

عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنی علماء و اہلِ فِیض کی کتب کے مطالعے کا ذوق عطا فرما۔ **یا اللہ!**

عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنایا **اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت

فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا

فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمتِ محبوب (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## السُّنَنُ السَّادِسُ سُوْشَہِیْدُوں کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہ سے	کہا (انہوں نے کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَنْ	تَمَسَّكَ	بِسُنَّتِي	عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي
جس نے	مضبوطی سے تھامے رکھا	میری سنت کو	میری امت کے فساد کے وقت
فَلَهُ	أَجْرُ	مِائَةِ	شَهِيدٍ
تو اس کیلئے (ہے)	ثواب	سو	شہیدوں (کا)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فسادِ امت کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سوشہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، الحدیث ۱۷۶، ج ۱، ص ۵۵)

### وضاحت:

فسادِ امت سے سنت چھوڑ دینا اور اس میں کمی و کوتاہی کرنا مراد ہے۔ اور سوشہید کے لفظ سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے وقت میں سنت پر عمل بڑی مشقت اور جدوجہد سے ہو سکے گا لیکن اس کی فضیلت اور ثواب بہت زیادہ ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۵۵)

شہید کا ثواب کتنا ہے اسے اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سمجھئے، چنانچہ

حضرت سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال،، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک اللہ عز و جل شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے، (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرماتا ہے، (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یا قوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا، (۵) اس کا حوروں میں سے 72 حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا، (۶) اس کی 70 رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔“

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، الحدیث ۲۷۹۹، ج ۳، ص ۳۶۰)

فسادِ امت کے وقت سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کے لئے سوشہیدوں کے ثواب کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ بندہ خدا عمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانون کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے، اللہ اور رسول عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے اس کا جہاد جہادِ اکبر ہے جیسے اس زمانہ میں داڑھی رکھنا اور سود سے بچنا وغیرہ۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۷۳)

## فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے حتی الامکان (پلاسٹک کی نہیں) کھجوری وغیرہ کی چٹائی پر یا نہ ہونے کی صورت میں زمین پر سوتے وقت سرہانے (اور سفر میں بھی) سنت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھی؟ نیز فراغت کے بعد بستر اور لباس تہہ کر کے رکھا؟

## دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں سنتوں کا پیکر بنا۔  
**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## الْحَدِيثُ السَّابِعُ اچھے طریقے کی ترغیب

عَنْ جَرِيرٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
(روایت ہے) حضرت جریر سے	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَنْ	سَنَّ	فِي الْإِسْلَامِ	سُنَّةَ حَسَنَةً
جس نے	جاری کیا	اسلام میں	اچھا طریقہ
فَلَهُ	أُجْرُهَا	وَ	أُجْرُ مَنْ
تو اس کیلئے (ہوگا)	اس (طریقہ) کا ثواب	اور	ثواب (ان کا) جنہوں نے
عَمِلَ	بَهَا	بَعْدَهُ	مِنْ غَيْرِ
عمل کیا	اس (طریقہ) پر	اس کے بعد	بغیر اس کے
أَنْ يَنْقُصَ	مِنْ أَجُورِهِمْ	شَيْءٌ	وَ مَنْ
کمی ہو	ان کے ثواب سے	کچھ بھی	اور جس نے
سَنَّ	فِي الْإِسْلَامِ	سُنَّةَ سَيِّئَةٍ	كَانَ
جاری کیا	اسلام میں	بُرا طریقہ	ہوگا
عَلَيْهِ	وَزُرُّهَا	وَ	وَزُرُّ مَنْ
اس پر	اس (طریقہ) کا گناہ	اور	گناہ (ان کا) جنہوں نے
بَهَا	مِنْ بَعْدِهِ	مِنْ غَيْرِ	أَنْ يَنْقُصَ
اس (طریقہ) پر	اس کے بعد	بغیر اس کے	کمی ہو
مِنْ أَوْزَارِهِمْ	شَيْءٌ	كُفْرًا	مِنْ غَيْرِ
ان کے گناہوں سے	کچھ بھی	کفر	بغیر اس کے

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا اس کو اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ جو مذہب اسلام میں کسی بُرے طریقے کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الحث علی الصدقۃ، الحدیث ۱۰۱۷، ص ۵۰۸)

### وضاحت:

معلوم ہوا کہ اچھا عمل جاری کرنے والا تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر پائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۹۶)

مرآۃ المناجیح میں ہے: جن لوگوں نے علم فقہ، فن حدیث، میلاد شریف، عرس بزرگان دین، ذکر خیر کی مجالس، اسلامی مدرسے (اور) طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۹۶)

### فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم دو گھنٹے صرف کئے؟

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اپنے اسلاف رحمہم اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بدعت کسے کہتے ہیں؟

الْحَدِيثُ النَّامِنُ

عَنْ جَابِرٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
(روایت ہے) حضرت جابر سے	کہا (انہوں نے کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَمَّا بَعْدُ	فَإِنَّ	خَيْرَ الْحَدِيثِ	كِتَابُ اللَّهِ
بعد (حمدِ الہی کے)	بیشک	بہتر کلام (ہے)	کتاب اللہ (کی)
وَ خَيْرُ الْهَدْيِ	هَدْيُ	مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)	وَأَنَّ شَرَّ الْأُمُورِ
اور بہترین راستہ	راستہ	محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا	اور بدترین کام
مُحَدَّثَاتُهَا	وَكُلُّ	بِدْعَةٍ	ضَلَالَةٍ
نیا کام ہے	اور ہر	بدعت	گمراہی (ہے)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (خطبہ کے بعد) فرمایا: بعد حمدِ الہی کے، بے شک سب سے بہتر کلام کتاب اللہ ہے اور بہترین راستہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا راستہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ ہے جسے نیا نکالا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح ابن حبان، باب الاعتصام بالسنۃ... الخ، ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من تحری... الخ، الحدیث ۱۰، ج ۱، ص ۱۰۶)

## وضاحت:

کلامِ الہی عزوجل کی برتری تمام کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی رب تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر۔ اور یقیناً نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بہترین سیرت ہے جس کی پیروی کرنا باعثِ نجات ہے۔ بدترین چیزوں سے مراد وہ عقائد و اعمال



ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد دین میں پیدا کئے جائیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۴۶)

بدعت کا لغوی معنی ہے نئی چیز اور شرعی طور پر ہر وہ نئی چیز جو حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مبارکہ کے بعد ایجاد ہوئی بدعت ہے۔

(مراۃ المفاتیح، ج ۱، ص ۳۶۸)

بدعت کی تعریف میں ”زمانہ نبوی کی قید“ لگائی گئی ہے، چنانچہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاکیزہ دور میں ایجاد شدہ نئے کام کو بھی بدعت ہی کہا جائے گا۔ مگر درحقیقت یہ نئے کام بھی سنت میں داخل ہیں۔ (ماخوذ از اشعة الممعات، ج ۱، ص ۱۳۵) کیونکہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔“ (سنن ابن ماجہ، مقدمہ، الحدیث ۴۲، ج ۱، ص ۳۱)

**بدعت کی (اصول شرع کے اعتبار سے) دو اقسام ہیں:**

(۱) بدعتِ حسنہ: ہر وہ نیا کام جو اصول شرع (یعنی قرآن و حدیث اور اجماع) کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔

(۲) بدعتِ ضلالتہ: جو نیا کام اصول شرع کے مخالف ہو۔

اس حدیث میں کُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے مراد دوسری قسم ہے یعنی ہر وہ نیا کام جو قرآن پاک، حدیث شریف، آثارِ صحابہ یا اجماع امت کے خلاف ہو وہ بدعتِ سیئہ اور گمراہی ہے اور جو نیا اچھا کام ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہ کام مذموم نہیں ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی جماعت کے متعلق فرمایا نِعْمَتِ الْبَدْعَةُ هَذِهِ یعنی یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے۔

پھر بدعت کی مزید پانچ اقسام ہیں:

(1) واجبہ (2) مستحبہ (3) مباحہ (2) مکروہہ (3) محرمہ

(1) واجبہ:

جیسے علمِ نحو صرف کا سیکھنا سکھانا کہ اسی کے ذریعے آیات و احادیث کے معنی کی صحیح پہچان حاصل ہوتی ہے (اگرچہ یہ علوم مروجہ انداز میں عہد رسالت میں موجود نہ تھے)، اسی طرح دوسری بہت سی وہ چیزیں اور علوم جن پر دین و ملت کی حفاظت موقوف ہے۔ اسی طرح باطل فرقوں کا رد کہ ان کے عقائدِ باطلہ سے شریعت کی حفاظت فرضِ کفایہ ہے۔

(2) مستحبہ:

جیسے سراؤں (مسافر خانوں) کی تعمیر تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں، دینی مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے، اجتماعِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور بزرگانِ دین کے عرس کی محافل قائم کرنا۔ اسی طرح مسلمانوں کی خیر خواہی کا ہر وہ نیا انداز جو پہلے زمانے (یعنی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے) میں موجود نہ تھا۔

(3) مباحہ:

جیسے کھانے پینے کی لذیذ چیزیں کثرت سے استعمال کرنا، وسیع مکان میں رہنا، اچھا لباس پہننا جبکہ یہ چیزیں حلال و جائز ذرائع سے حاصل ہوئی ہوں نیز تکبر

اور ایک دوسرے پر فخر کا باعث نہ بن رہی ہوں۔ اسی طرح آٹا چھان کر استعمال کرنا اگرچہ عہد رسالت میں اُن چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی۔

(4) مکروہہ:

وہ کام جس میں اسراف ہو جیسے شافعیوں کے نزدیک قرآن پاک کی جلد اور غلاف وغیرہ کی آرائش و زیبائش اور مساجد کو نقش و نگار سے مزین کرنا۔ خفیوں کے نزدیک یہ سب کام بلا کراہت جائز ہیں۔

(5) محرمہ:

جیسے اہل بدعت کے مذاہب باطلہ جو کہ کتاب و سنت (اور اجماع) کے مخالف

ہیں۔ (ماخوذ از اشعة اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۵ و مرقاۃ المفاتیح، ج ۱، ص ۳۶۸)

بعض لوگ اس حدیث کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی، یہ معنی بالکل فاسد ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۴۷) شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کے مجموعے ”نماز کے احکام“ سے بدعتِ حسنہ کی بارہ مثالیں ملاحظہ ہوں:

(1) قرآن پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔

(2) اسی نے ختم آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگوائے۔ (3) قرآن پاک کی

چھپائی (4) مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی

ولید مروانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کی، آج کوئی مسجد

اس سے خالی نہیں۔ (5) چھ کلمے۔ (6) علم صرف و نحو۔ (7) علم حدیث اور احادیث کی اقسام۔ (8) درسِ نظامی۔ (9) زبان سے نماز کی نیت۔ (10) ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج۔ (11) شریعت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) و طریقت (قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی) کے چار سلسلے۔ (12) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ (نماز کے احکام، ص ۵۴)

### فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم ۱۲ منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعامات پر عمل ہوا کارڈ میں ان کی خانہ پُر فرمائی؟

(۷۲ مدنی انعامات، ص ۶)

### دعا:

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں علم کا نور عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنایا **اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## التَّحْدِیْثُ التَّاسِعُ تَکْلِیْفُ اَوْرَگَنَّا هُوں کَا مَنَّا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ	عَنِ النَّبِيِّ	قَالَ
حضرت ابوسعید خدری	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ	فرمایا
مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ	مِنْ نَّصَبٍ	وَلَا وَصَبٍ
نہیں پہنچتی ہے	کوئی تکلیف	اور نہ کوئی بیماری
وَلَا هَمٌّ	وَلَا حُزْنٌ	وَلَا غَمٌّ
اور نہ کوئی فکر	اور نہ کوئی ملال	اور نہ کوئی غم
حَتَّى الشُّوْكَةِ	يُشَاكُّهَا	إِلَّا كَفَّرَ
یہاں تک کہ کاٹنا	جو چبھتا ہے اسے	مٹاتا ہے
اللَّهُ	بِهَا	مِنْ خَطَايَاهُ
اللہ	ان (مصیبتوں) کے سبب	اس (مسلمان) کی خطائیں

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو کوئی تکلیف، فکر، بیماری، ملال، اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کاٹنا جو اسے چبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء في كفارة المرض، الحدیث ۵۶۲۴، ج ۴، ص ۳)

**وضاحت:**

اس حدیث میں مسلمانوں کیلئے عظیم بشارت ہے کہ صبر کرنے والے کے

لئے تھوڑی سی تکلیف بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ تکالیف اور بیماری وغیرہ کی فضیلت پر چند مزید احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

(1) حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دل کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، الحدیث ۴۲، ج ۴، ص ۱۴۶)

(2) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، الحدیث ۵۶، ج ۴، ص ۱۴۸)

(3) حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔“ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کیا گیا، ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر تبسم کیوں فرمایا؟“ ارشاد فرمایا، ”میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو لوٹ گئے اور عرض کیا، ”یا رب عزوجل! ہم تیرے فلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے پھر ہم نے

دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلا فرمادیا۔“ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ”میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اسکے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے اس کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔“

(المجمع الاوسط، الحدیث ۲۳۱۷، ج ۲، ص ۱۱)

دعا:

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مصائب و آلام پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بلا حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین بجاہ النبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بخاری کی برکتیں

الْحَدِيثُ الْعَاشِرُ

عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ	قَالَ	ذُكِرَتْ
(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہ سے	کہا (انہوں نے)	ذکر کیا گیا
الْحَمَّى	عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ	فَسَبَّهَا
بخار کا	اللہ کے رسول کے سامنے	تو برا کہا اس (بخار) کو
رَجُلٌ	فَقَالَ	النَّبِيُّ
ایک شخص (نے)	تو فرمایا	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے
فَانْتَهَا	تَنْفَى	الدُّنُوبَ
پس بیشک یہ (بخار)	دور کرتا ہے	گناہوں (کو)
تَنْفَى	النَّارَ	خَبَثَ الْحَدِيدِ
دور کرتی ہے	آگ	لوہے کے میل (کو)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو برا کہا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ تو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمی، الحدیث ۳۴۶۹، ج ۴، ص ۱۰۴)

وضاحت:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب کائنات عزوجل کی بھیجی ہوئی بیماریوں کو برا



(مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۳۰)

کہنا سخت جرم ہے۔

دیگر بیماریاں جسم کے ایک یا دو حصوں تک محدود رہتی ہیں جبکہ بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۳)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوذرؓ داعرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”جو مسلمان بخار اور دردِ سر میں مبتلا ہوا اور اس کے سر پر احد پہاڑ سے زیادہ گناہ ہوں جب یہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے سر پر رائی کے دانہ برابر گناہ نہیں ہوتے۔“

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابوذرؓ و اء، الحدیث ۲۱۷۹۵، ج ۸، ص ۱۷۲)

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایک رات بخار میں مبتلا ہونے کو اس کے تمام گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، الحدیث ۷۸، ج ۴، ص ۱۵۳)

اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! بخار کا ثواب کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”جب تک بخار میں مبتلا شخص کے قدم میں درد رہتا ہے اور اس کی رگ پھڑکتی رہتی ہے اسے اس کے عوض نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔“ تو حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی: ”اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد شریف کی طرف

جانے سے نہ روکے۔“ اس کے بعد حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزانہ شام کے وقت بخار ہو جایا کرتا تھا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، الحدیث ۸۲، ج ۴، ص ۱۵۳)

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت سے

## ”پانی“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے بخار کے ۵ مَدَنی علاج

(۱) لَا يَرُونَ فِيهَا شُمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ (ترجمہ کنز الایمان: نداس میں

دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھہر (یعنی سردی) پ ۲۹ اَلدَّهْر (۱۳) یہ آیت کریمہ سات بار (اول

آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بخار کی شدت میں

نمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سکون محسوس کریگا۔ (ترجمہ: پڑھنے کی ضرورت نہیں)

(۲) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سورۃ الفاتحہ 40

بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹے

مارئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بخار چلا جائے گا۔

(۳) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بخار تھا تو حضرت سیدنا

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعاء پڑھ کر دم کیا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ۚ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ

(ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اُس چیز کیلئے جو آپ کو ایذا دیتی ہے)

اوہ نفس کے شر اور حسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔ اللہ عزوجل آپ کو شفا عطا فرمائے۔ میں آپ

پر اللہ عزوجل کے نام سے دم کرتا ہوں۔) (مسلم ص ۲۰۲ ۱۱۸۶ الحدیث)

بخار کے مریض کو صرف عَرَبی میں دعا (اول آخر ایک بار رُود شریف) پڑھ کر دم کر

دیجئے۔

(۴) بخار والا بکثرت بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ پڑھتا رہے۔

(۵) حدیث پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اُس پر تین دن

تک صبح کے وقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۴ ص ۲۲۳ الحدیث ۷۴۳۸)

(فیضانِ سنت (جلد اول) باب فیضانِ بسمِ اللہ، ص ۶۴)

دعا:

یَا رَبِّ مُصَافًی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں بخار بلکہ ہر بیماری میں

اس کے فضائل پیش نظر رکھتے ہوئے صبر کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی

انعامات کا عامل بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری بلا حساب مغفرت فرما۔ یا اللہ!

عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ

ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی

بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## اَلْحَدِیْثُ الْاَحَادِیْ عَشَرَ صَبْرٌ، مَصِیْبَتٍ اَوْ رَمْتَبَةٍ کَمَالٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ	عَنْ أَبِيهِ	عَنْ جَدِّهِ	قَالَ
محمد بن خالد سلمی سے (روایت ہے)	(وہ) اپنے والد سے	(وہ) اپنے دادا سے (روایت کرتے ہیں)	فرمایا
رَسُولُ اللَّهِ	إِنَّ	الْعَبْدَ	إِذَا
اللہ کے رسول (نے)	پیشک	بندہ	جب
لَهُ	مِنْ اللَّهِ	مَنْزِلَةٌ	لَمْ يَبْلُغْهَا
اس (بندے) کیلئے	اللہ کی طرف سے	ایسی منزلت	جس تک وہ نہیں پہنچ سکتا
بِعَمَلِهِ	اِبْتِلَاءُهُ	اللَّهُ	فِي جَسَدِهِ
اپنے عمل سے	تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اس (بندے کو)	اللہ	اس (بندے) کے جسم میں
أَوْ فِي مَالِهِ	أَوْ فِي وَلَدِهِ	ثُمَّ	صَبْرَهُ
یا اس کے مال میں	یا اس کی اولاد میں	پھر	صبر عطا فرماتا ہے اسے
عَلَى ذَلِكَ	حَتَّى	يُبْلَغَهُ	الْمَنْزِلَةَ
اس (آزمائش) پر	یہاں تک کہ	پہنچا دیتا ہے (اللہ) اس (بندے کو)	اس مرتبہ تک
الَّتِي	سَبَقَتْ	لَهُ	مِنْ اللَّهِ
جو	مقدر ہو چکا ہے	اس (بندے) کیلئے	اللہ کی طرف سے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد محترم کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ کیلئے علم الہی میں جب کوئی مرتبہ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے

اس مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علم الہی میں مقدر ہو چکا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۵۶۸، ج ۱، ص ۳۰۰)

## وضاحت:

اس حدیث سے چند مدنی پھول حاصل ہوئے:

(۱) بندہ بلا مصیبت پر صبر کرنے سے اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جس تک طاعت و عبادت سے نہیں پہنچ سکتا۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۶۸۹)

(۲) مصیبت پر صبر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے نہ کہ اپنی ہمت و جرأت سے اور صبر اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(۳) درجات اعمال سے ملتے ہیں اور بخشش رب عزوجل کے کرم سے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جنت میں داخلہ اللہ عزوجل کے فضل سے ہوگا مگر وہاں کے درجات مومن کے اعمال سے (ملیں گے)، مگر کبھی دوسرے کے عمل بھی کام آجاتے ہیں مثلاً صابر مومن کی چھوٹی اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی رہے گی اگرچہ کچھ عمل نہ کر سکی، فرمان رب لم یزل ہے: اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ترجمہ کنز الایمان: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔ (پ: ۲۷، الطور: ۲۱)

(۴) انسانوں کے درجات وغیرہ پہلے سے ہی مقرر ہو چکے ہیں جہاں (انسان)

لامحالہ پہنچتا ہے، جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۲۲۳)  
**بیس غم بیس منازل:**

مثنوی شریف میں ہے: ایک عورت کے بیس بیٹے تھے قضائے الہی سے ہر سال ایک ایک بیٹا جوانی کی عمر میں فوت ہونا شروع ہوا، اور یوں بیسوں کا انتقال ہو گیا، مگر وہ عورت صابرہ رہی۔ ایک رات خواب میں اس عورت نے خود کو نہایت حسین باغ میں دیکھا جس میں بیسٹا محلات تھے، ہر ایک محل پر اس کے مالک کا نام درج تھا۔ ایک نہایت نفیس محل پر اپنا نام دیکھ کر اندر داخل ہوئی تو اپنے بیسوں بیٹوں کو وہاں عیش و آرام میں پایا۔ ماں کو دیکھ کر ایک بیٹا بولا، ماں! ہم اپنے رب کے پاس نہایت آرام سے ہیں۔ پکارنے والے نے پکارا کہ اے مومنہ! تیرا مقام یہ ہے مگر تیرے اعمال تجھے یہاں تک نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے تجھے بیس غم دیئے گئے یہ بیس غم اس منزل کی بیس سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے رب تعالیٰ کے کرم سے طے کر لیا اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ ص ۴۴۰)

**دعا:**

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں عافیت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## شہادتیں

الْحَدِيثُ الثَّانِي عَشَرَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت جابر بن عتیک سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
الشَّهَادَةُ	سَبْعُ	بِسَوَى	الْقَتْلِ
شہادتیں	سات (ہیں)	علاوہ	قتل (کے)
الْمَطْعُونُ	شَهِيدٌ	وَالْغَرِيقُ	شَهِيدٌ
طاعون زدہ (ہو کر مرے)	شہید (ہے)	اور ڈوب کر مرے	شہید (ہے)
وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ	شَهِيدٌ	شَهِيدٌ	شَهِيدٌ
اور جو ذات الجنب میں (مرے)	شہید (ہے)	شہید (ہے)	شہید (ہے)
وَالْمُطْبُونُ	شَهِيدٌ	وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ	شَهِيدٌ
اور پیٹ کی بیماری میں (مرے)	شہید (ہے)	اور آگ میں جل کر مرے	شہید (ہے)
وَالَّذِي	يَمُوتُ	تَحْتَ الْهَدَمِ	شَهِيدٌ
اور وہ جو	موتا ہے (مرے)	عمارت کے نیچے دب کر	شہید (ہے)
الْمَرْأَةُ	تَمُوتُ	بِجُمُعٍ	شَهِيدٌ
(جو) عورت	فوت ہو	ولادت میں	شہید (ہے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں۔ جو طاعون میں مرے شہید ہے، جو ڈوب کر مرے شہید

ہے، جو ذات الحجب میں مرے شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے، جو آگ میں جل جائے شہید ہے، جو عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے اور جو عورت ولادت میں مرے شہید ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادة المريض، الحدیث ۱۵۲۱، ج ۱، ص ۲۹۹)

## وضاحت:

یہاں شہادت سے شہادتِ حکمی مراد ہے کہ اس میں شہادت کا ثواب تو ملتا ہے مگر شہید کے شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔

ذات الحجب اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں پسلیوں پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، پسلیوں میں درد اور بخار ہوتا ہے اکثر کھانسی بھی اٹھتی ہے، ولادت میں مرجانے والی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو حاملہ فوت ہو جائے یا بچے کی پیدائش کے وقت یا ولادت کے بعد چالیس دن کے اندر فوت ہو، بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد کنواری عورت ہے جو بغیر شادی کے فوت ہو جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۲۰)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی شہیدِ حکمی) سات سے بھی زائد ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

- (۱) بخار میں مرا۔ (۲) مال یا (۳) جان یا (۴) اہل یا (۵) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔ (۶) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔ (۷) کسی موزی جانور کے کاٹنے سے مرا۔ (۸) علمِ دین کی طلب میں مرا۔ (۹) جو با طہارت سویا اور مر گیا۔ (۱۰) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ (۱۱) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وآلہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے۔ (بہار شریعت، شہید کا بیان، حصہ ۲ ص ۲۰۸)

دعا:

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں گنبدِ خضریٰ کے سائے

میں محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلوؤں میں شہادت کی موت نصیب فرما۔ **یا**

**اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب

مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت

عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ عِیَادَتِ كِی فَضِیْلَتِ

عَنْ عَلِيٍّ	قَالَ	سَمِعْتُ	رَسُولَ اللَّهِ
حضرت علی سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	میں نے سنا	اللہ کے رسول (کو)
يَقُولُ	مَا	مِنْ مُسْلِمٍ	يَعُوذُ مُسْلِمًا
فرماتے ہوئے	نہیں ہے	کوئی مسلمان (جو)	عیادت کرتا ہے کسی مسلم کی
غُدْوَةٌ	إِلَّا	صَلَّى	عَلَيْهِ
صبح کے وقت	مگر	مغفرت کی دعا کرتے ہیں	اس کے لئے
سَبْعُونَ أَلْفَ	مَلَكٍ	حَتَّى	يُمِيسِيَ
ستر ہزار	فرشتے	یہاں تک کہ	وہ شام کرے
وَأَنْ			اور نہیں
عَادَهُ	عَشِيَّةً	إِلَّا	صَلَّى
عیادت کرتا (مریض کی)	شام کے وقت	مگر	مغفرت کی دعا کرتے ہیں
عَلَيْهِ	سَبْعُونَ أَلْفَ	مَلَكٍ	حَتَّى
اس کے لئے	ستر ہزار	فرشتے	یہاں تک کہ
يُصْبِحَ			وہ صبح کرے
وَكَانَ	لَهُ	خَرِيفٌ	فِي الْجَنَّةِ
اور ہوگا	اس (مسلمان) کیلئے	ایک باغ	جنت میں

بامحاورہ ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار

فرشتے اس کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۱۵۵۰، ج ۱، ص ۲۹۷)

## وضاحت:

یہاں صبح سے مراد دوپہر سے پہلے کا وقت ہے اور شام سے بعد دوپہر یا رات کے شروع ہونے کا وقت مراد ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۲۹)

جب کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو ہمیں اُس کی عیادت ضرور کرنی چاہیے کہ اس نیکی میں مشقت کم ہے مگر یہ لاتعداد فرشتوں کی دعا ملنے کا ذریعہ ہے اور جنت ملنے کا سبب بھی۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۲۱۵) عیادت کے مزید فضائل ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ”تُو خوش ہو کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

(۲) حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرِ ور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ... الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے دعا کروانی چاہیے کہ مریض کی دعا رو نہیں ہوتی چنانچہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دعا رو نہیں ہوتی۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادة المریض، الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

اور حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض، الحدیث ۱۴۳۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

دعا:

**یا ربِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں سنت کے مطابق مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدد فی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدد فی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ دَعَاۓ شَفَا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابن عباس سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَا	مِنْ مُسْلِمٍ	يَعُوْذُ	مُسْلِمًا
نہیں ہے	کوئی مسلمان (جو)	عیادت کرتا ہے	کسی مسلمان (کی)
فَيَقُوْلُ	سَبْعَ مَرَّاتٍ	أَسْأَلُ	اللَّهَ
اور کہتا ہے	سات بار	میں سوال کرتا ہوں	اللہ (سے)
الْعَظِيْمِ	رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	أَنْ	يَّشْفِيَكَ
جو عظمت والا	عرشِ عظیم کا رب	کہ	وہ (اللہ) شفا دے تجھ کو
إِلَّا	شَفِيَّ	إِلَّا	أَجَلُهُ
مگر	شفا دی جائے گی	سوائے	اس کا وقت (موت)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے اور سات بار یہ دعا پڑھے **أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ** (میں اللہ عظمت والے سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا دے) اگر موت کا وقت نہیں آگیا ہے تو اسے ضرور شفا ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادة المریض، الحدیث ۱۵۵۳، ج ۱، ص ۲۹۸)

## وضاحت:

حدیث پاک میں مذکور دعا پڑھنے پر شفا یابی کا یہ حکم تعلیمی ہے یعنی اکثر شفا ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ اگر اس عمل کے تمام شرائط جمع ہوں تو بفضلہ تعالیٰ ضرور شفا ہوگی۔ اگر کبھی شفا نہ ہو تو سمجھو کہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سچے ہیں۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ موت کا علاج نہیں۔ مر قاتا میں ہے کہ اگر قریب المرگ پر یہ دعا پڑھی جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی جان کنی آسان ہوگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ غرضیکہ دعا رائیگاں نہ جائے گی شفا ئے ظاہر نہ ہو تو شفا ئے باطن ہوگی ان شاء اللہ عزوجل۔

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۱۶)

## دعا:

**یارِ مِصْطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں عیادتِ مریض کے وقت یہ دعا پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین

بِحَاجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## دوا

## الْحَدِيثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَا أُنْزِلَ	اللَّهُ	دَاءٌ	إِلَّا
نہیں اُتاری (پیدا کی)	اللہ (نے)	کوئی بیماری	مگر
أُنْزِلَ	لَهُ	شِفَاءً	
اُتاری ہے (پیدا کی ہے)	اس (بیماری) کیلئے	شفا	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں فرمائی جس کیلئے شفا (یعنی دوا) نہ اُتاری ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ما نزل اللہ... الخ، الحدیث ۵۶۷۸، ج ۴، ص ۱۶)

## وضاحت:

دوا شفا کے لئے علت نہیں ہے، شفا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔ موت اور بڑھاپے کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔ جب اللہ عزوجل کسی کو شفا دینا چاہتا ہے تو طبیب کا دماغ اس کی دوا تک پہنچ جاتا ہے ورنہ طبیب کا دماغ الٹا چلتا ہے اور وہ علاج غلط کرتا ہے۔ (اشعۃ المعانی، ج ۳، ص ۲۳۹ و مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۲۱۴)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ دوا یعنی علاج

کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ تعالیٰ ہے اس نے دوا کو از الہ مرض کیلئے سبب بنادیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہو تو ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ج ۳، ص ۱۲۶)

**دعا:**

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ علاج کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین

بجاءِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





## تعویذ

## الْحَدِيثُ السَّادِسُ عَشَرَ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الشَّجْعِيِّ	قَالَ	كُنَّا نَرْقِي
حضرت عوف بن مالک الشجعی سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	ہم دم کرتے تھے
فِي الْجَاهِلِيَّةِ	فَقُلْنَا	يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)
(زمانہ) جاہلیت میں	تو ہم نے پوچھا	اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)
كَيْفَ تَرَى	فِي ذَلِكْ؟	فَقَالَ
کیا ارشاد فرماتے ہیں	اس (بارے) میں	تو فرمایا
أَعْرَضُوا	عَلَيَّ	رُقَاكُم
تم سب پیش کرو	مجھ پر	اپنے دم (کے کلمات)
بِالرَّقِي	مَا لَمْ يَكُنْ	فِيهِ
دم (میں)	جب تک نہ ہو	اس (دم) میں
		شِرْكُ
		شُرک (شرکیہ کلمات)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عوف بن مالک الشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے (اسلام لانے کے بعد) ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان منتروں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے منتر مجھے سناؤ۔ ان منتروں میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں شرک نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الاُبَّاس بالرقی... الخ، الحدیث ۲۲۰۰، ص ۱۲۰۸)

## وضاحت:

جن منتروں میں جن وشیاطین کے نام نہ ہوں اور ان کے معنی سے کفر لازم نہ آتا ہو تو ایسے منتروں کو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ علمائے کرام نے فرمایا کہ جس منتر کا معنی معلوم نہ ہو اسے نہیں پڑھ سکتے لیکن جو شارع علیہ السلام سے صحیح طور پر منقول ہو اسے پڑھ سکتے ہیں اگرچہ اس کا معنی معلوم نہ ہو۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۳، ص ۶۲۶)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ اپنی مایہ ناز تالیف بہار شریعت میں لکھتے ہیں:

گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیات قرآنیہ یا اسمائے الہیہ یا ادعیہ (یعنی دعاؤں) سے تعویذ کیا جائے اور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانہ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ اسی طرح تعویذات اور آیات و احادیث و ادعیہ کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا بھی جائز ہے۔ جب (یعنی جس پر غسل فرض ہو) و حائض و نفساء (یعنی حیض و نفاس والی عورت) بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ خلاف میں ہوں۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۵۶)

اس حدیث کی بنا پر صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عمل کی تاثیر کے لئے شیخ کو عمل سنالینا، اس سے اجازت لے لینا مفید ہے اگرچہ (عمل کرنے والا) اس کے معنی جانتا ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۲۲۳)

الحمد للہ: دجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہل سنت

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمد للہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ”خوفناک بلا“، ”پراسرار کتا“ اور ”سینگوں والی دلہن“ نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

**دعا:**

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں علاج کے دیگر ذرائع اپنانے کے ساتھ ساتھ تعویذات کے ذریعے بھی علاج کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ عَشَرَ لَذتوں کو ختم کرنے والی چیز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَكْثَرُ وَإِذَا كَرَّ	هَازِمِ اللَّذَاتِ	(الْمَوْتِ)	
اکثر و بیشتر یاد کرو	لذتوں (کو) ختم کر دینے والی	یعنی موت کو	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز (یعنی موت) کو اکثر و بیشتر یاد کرو۔ (سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب کثرة ذکر الموت، ج ۴، ص ۴)

### وضاحت:

ہر شخص کی موت اس کی دنیاوی لذتیں کھانے پینے سونے وغیرہ کے مزے فنا کر دیتی ہے۔ ہاں مومن مردے کو زندوں کے ذکر اور تلاوت قرآن سے لذت آتی ہے نیز زیارتِ قبر کرنے والے سے انس ہوتا ہے برزخی (یعنی عالمِ برزخ کی) لذتیں پاتا ہے جو یہاں کی لذتوں سے کہیں اعلیٰ ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اور جو روزانہ موت کو یاد کر لیا کرے اس کے لیے درجہ شہادت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۳۹)

اس حدیث میں موت کو یاد کرنے کی تاکید اس لئے کی گئی تاکہ ہم قیامت کے امتحان اور زاداِ آخرت کے حصول سے غافل نہ ہو جائیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۷۷)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں موت کو یاد رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## موت کی آرزو

الْحَدِيثُ الثَّامِنُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے کہ)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
لَا يَتَمَنَّيَنَّ	أَحَدٌ مِّنْكُمْ	الْمَوْتَ	إِمَّا
آرزو نہ کرے	تم میں سے کوئی بھی	موت (کی)	یا تو
مُحْسِنًا	فَلَعَلَّهُ	أَنْ يَّزْدَادَ	خَيْرًا
ہوگا وہ نیک (تو)	ممکن ہے (شاید)	کہ زیادہ کرے وہ	نیکی
وَأَمَّا	مُسِيئًا	فَلَعَلَّهُ	أَنْ يَّسْتَعْتَبَ
اور یا تو	ہوگا وہ بُرائی کرنے والا تو	شاید	راضی کر لے (اللہ کو)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے (اسلئے کہ) اگر وہ نیکوکار ہوگا تو شاید اور زیادہ نیکی کرے اور اگر بدکار ہوگا تو شاید توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے۔“

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت، ج ۴، ص ۲)

## وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مومن کی زندگی بہر حال اچھی ہے کیونکہ اعمال اسی میں ہو سکتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۳۶)

دنیاوی تکالیف جیسے بیماری یا غریبی وغیرہ کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ بے صبری اور تقدیرِ الہی سے ناراضگی کی نشانی ہے جبکہ دینی ضرر کے خوف سے موت کی تمنا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی ملاقات کے شوق میں موت کی تمنا کرنا نیز اس دنیا کی تنگی اور پریشانی سے چھٹکارا حاصل کرنے اور مُلکِ آخرت اور جنت میں پہنچنے کیلئے موت کی آرزو کرنا ایمان اور اس کے کمال کی نشانی ہے۔ (ماخوذ از اشعة المعات، ج ۱، ص ۶۹۷)

**دعا:**

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی نعمات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## سورۃ یس

الْحَدِيثُ التَّاسِعُ عَشَرَ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ	قَالَ	قَالَ	النَّبِيُّ
حضرت معقل بن یسار سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے نبی (نے)
إِقْرَأْ وَ	سُورَةَ يَسٍ	عَلَى مَوْتَاكُمْ	
پڑھو تم	سورۃ یاسین شریف	اپنے مرنے والوں پر	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اپنے مرنے والوں کے قریب سورۃ یس شریف پڑھو۔ (سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب القراءة، الحدیث ۳۱۲۱، ج ۳، ص ۲۵۶)

وضاحت:

ظاہر مراد یہ ہے کہ موت کے وقت سورۃ یس پڑھی جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موت کے بعد گھر میں پڑھی جائے یا قبر کے سر ہانے پڑھی جائے۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۷۰۶)

قرآن مجید کی ہر سورۃ میں کوئی خاص فائدہ ہوتا ہے سورۃ یس میں حل مشکلات کی تاثیر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۲۴۶)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے کنز الایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر)

تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟



دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں سورہ یس شریف کی برکتیں نصیب فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## الحديث العِشْرُونَ موت کے وقت تلقین

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ	يَقُولُ	قَالَ
حضرت ابوسعید خدری سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا
رَسُولُ اللَّهِ	لَقِّنُونَا	مَوْتَاكُمْ
اللہ کے رسول (نے)	تلقین کرو تم	اپنے مرنے والوں کو
قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	كَلِمَةِ طَيْبَةٍ	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔  
(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث ۳۱۱۷، ج ۳، ص ۲۵۵)

### وضاحت:

کلمہ طیبہ سکھانے کا یہ حکم استجابی ہے اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اسکے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اس کا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو وہ جنتی ہے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء... الخ، باب من کان آخر کلامہ... الخ، الحدیث ۱۸۸۵، ج ۲، ص ۱۷۵) خیال رہے کہ اگر مومن بوقت موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بیہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہذا اب بھی مومن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اسکے منہ سے کلمہ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہوگا اس کا کفن و دفن نماز سب کچھ ہوگی، کیونکہ غشی کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیث مذکورہ پر عمل کے لیے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے

کیلئے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۴۴)

وقتِ موت کا آجانا بطورِ عادت یقیناً معلوم ہو جاتا ہے۔ علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا: کہ موت کا وقت آجانے کی (بعض) علامات یہ ہیں: (۱) اس وقت پاؤں اس قدر سست ہو جاتے ہیں کہ اگر انہیں کھڑا کیا جائے تو کھڑے نہیں رہ سکتے، (۲) ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے، (۳) آنکھوں اور کان کے درمیانی حصہ کا ٹک جانا۔ (ماخوذ از افیۃ المبعث، ج ۱، ص ۷۰۲)

### تلقین کا طریقہ:

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ اپنی مایہ ناز تالیف بہار شریعت میں لکھتے ہیں: جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی (ہو) مرنے والے کو تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں مگر اسے (یعنی مرنے والے کو) اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس (یعنی مرنے والے) نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۱۵۷)

### دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں ایمان کی سلامتی عطا فرما۔  
**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## کفن

الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ابن عباس سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
إِلْبَسُوا	مِنْ ثِيَابِكُمْ	الْبَيَاضَ	فَانْهَآ
پہنو تم سب	اپنے کپڑوں میں سے	سفید	یشک یہ (سفید کپڑے)
مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ	وَكَفَّنُوا	فِيهَا	مَوْتَاكُمْ
تمہارے بہتر کپڑے ہیں	اور کفنناؤ تم	ان (کپڑوں) میں	اپنے مردوں (کو)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اسلئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یستحب من الاکفان، الحدیث ۹۹۶، ج ۲، ص ۳۰۱)

## وضاحت:

یہ حکم استحبی ہے کہ زندوں اور مردوں کے لیے سفید کپڑا مستحب ہے ورنہ عورت میت کے لیے ریشمی، سوتی، سرخ پیلا ہر طرح کا کفن جائز ہے اگرچہ بہتر سفید اور سوتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۶۳)

جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اس کا کفن بھی ناجائز۔ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

مرد کیلئے کفنِ سنت: تین کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) ازار (3) قمیص

مرد کیلئے کفنِ کفایت: دو کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) ازار

عورت کیلئے کفنِ سنت: پانچ کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) ازار (3) قمیص (4) اوڑھنی (5) سینہ بند

عورت کیلئے کفنِ کفایت: تین کپڑے ہیں۔

(1) لفافہ (2) ازار (3) اوڑھنی یا

(1) لفافہ (2) قمیص (3) اوڑھنی

مرد و عورت کیلئے کفنِ ضرورت: کفنِ ضرورت دونوں کیلئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارے بدن ڈھک جائے۔

(1) لفافہ (یعنی چادر): میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(2) ازار (یعنی تہ بند): چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کیلئے زیادہ تھا۔

(3) قمیص (یعنی کفنی): گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں

طرف برابر ہو اس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور

عورت کیلئے سینے کی طرف۔

(4) اوڑھنی: تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز۔

(5) سینہ بند: پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۱۶۶، ۱۶۸)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں قبر کی تنگی اور وحشت سے بچا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ مُرْدُوں کا تذکرہ خیر

عَنْ ابْنِ عُمَرَ	أَنَّ	رَسُولَ اللَّهِ	قَالَ
حضرت ابن عمر سے (روایت ہے)	بیشک	اللہ کے رسول (نے)	فرمایا
أَذْكُرُوا	مَحَابِبِينَ	مَوْتَاكُمْ	
یاد کرو (ذکر کرو)	خوبیاں (اچھائیاں)	اپنے مُردوں (کی)	
وَكُفُّوا	عَنْ مَسَاوِيهِمْ		
اور رُکو (باز رہو)	عیوب و نقائص (بیان کرنے) سے		

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا کرو اور ان کی بُرائیوں سے چشم پوشی کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر، الحدیث ۱۰۲۱، ج ۲، ص ۳۱۲)

### وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے مسلمان کی بعدِ موت اچھائیاں کبھی کبھی بیان کیا کرو کہ نیکوں کے ذکر سے رحمت اترتی ہے۔ ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو کیونکہ مردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے سخت تر ہے کہ زندہ سے معافی مانگی جاسکتی ہے مردے سے نہیں۔ اسی لیے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر غسلِ مردے پر کوئی نیک علامت دیکھے خوشبو یا چہرے کا نور، تو لوگوں میں چرچا کرے، اور اگر بری علامت دیکھے بدبو یا چہرے کا بگڑ جانا تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے، کیونکہ ہمیں بھی

مرنا ہے، نہ معلوم ہمارا کیا حال ہو، بے دین کی برائی ضرور کرے تاکہ لوگ بے دینی سے بچیں، یزید و حجاج وغیرہ کو آج بھی برا کہا جاتا ہے کیونکہ یہ فساق ہیں، ان کا فسق ظاہر کرو تا کہ (لوگ) ان جیسے کاموں سے بچیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۸۱)

کُفار کی بُرائیاں بیان کرنی جائز ہیں اگرچہ وہ مر گئے ہوں البتہ اگر مرنے والے کفار کے اہل و عیال مسلمان ہوں اور ان کافر ماں باپ کی بُرائی کرنے سے انہیں ایذا پہنچے تو اس سے بچنا ضروری ہے کہ اب یہ ایذا اُسے مُسلم ہے اور مسلمان کو ایذا دینا جائز نہیں۔ (نزهة القاری، ج ۲، ص ۸۸۶)

### فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے حتیٰ الامکان بچنے کی کوشش کی؟

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں زبان کی حفاظت کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَ الْعِشْرُوْنَ سِرْكَارِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ	قَالَ	كَانَ	بِالْمَدِیْنَةِ
عروہ بن زبیر سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	تھے	مدینہ شریف میں
رَجُلَانِ	أَحَدُهُمَا	يَلْحَدُ	وَالْآخَرُ
دو آدمی	ان دونوں میں سے ایک	لحد (یعنی بغلی قبر) کھودتے تھے	اور دوسرے
لَا يَلْحَدُ	فَقَالُوا	أَيُّهُمَا	جَاءَ
لحد نہیں کھودتے تھے	تو کہا انہوں (صحابہ) نے	ان دونوں میں سے جو	آیا
أَوَّلًا	عَمِلَ عَمَلَهُ	فَجَاءَ	الَّذِي
پہلے	وہ اپنا کام کریگا	تو آئے	وہ جو
فَلَحَدَ	لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (عز وجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)		
تو لحد بنائی انہوں نے	اللہ کے رسول (عز وجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے		

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے، ایک لحد یعنی بغلی کھودتے تھے اور دوسرے لحد نہیں کھودتے تھے (بلکہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے) اللہ کے رسول عز وجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر صحابہ نے آپس میں طے کیا کہ جو ان دونوں میں سے پہلے آئیگا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انہوں نے سِرْكَارِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بغلی قبر تیار کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، فصل الثانی، الحدیث ۱۷۰۰، ج ۱، ص ۳۲۳)

## وضاحت:

لحد کھودنے والے صحابی حضرت زید ابن سہیل انصاری یعنی ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور صندوقی کھودنے والے حضرت عبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ مدینہ میں دو ہی بزرگ تھے جنہیں قبر کھودنے میں مہارت تھی آج کل کی طرح ان کا پیشہ گورکنی نہ تھا۔ ہر مسلمان کو کفن سینا اور قبر کھودنا سیکھنا چاہیے کہ نامعلوم موت کہاں واقع ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صندوقی قبر منع نہیں ورنہ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی یہ نہ کھودا کرتے اور صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں کو پیغام نہ بھیجتے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اگرچہ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبر کھودنا جانتے تھے مگر وہ دونوں حضرات بہت مشاق تھے انہوں نے چاہا کہ قبر انور بہت اعلیٰ درجے کی تیار ہو جو بہت تجربہ کار ہی کر سکتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۹۰)

قبر کی دو قسمیں ہیں:

## (1) لحد (2) صندوق

(1) لحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کیلئے قبلہ کی جانب جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی بنائیں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مصافقہ نہیں۔

(2) صندوق: اس میں قبلہ کی جانب جگہ نہیں کھودی جاتی، صرف قبر کھودی جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۹۲)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں جنت البقیع میں مدفن عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ مِیْتُ پَر رونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت عبداللہ بن عمر سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَلَا تَسْمَعُونَ	إِنَّ	اللَّهَ	يَدْمَعُ الْعَيْنَ
کیا تم نہیں سنتے	بیشک	اللہ	عذاب نہیں فرماتا آنکھ کے آنسو کے سبب
وَلَا	يُحْزِنُ الْقَلْبَ	وَلَكِنْ يُعَذِّبُ	
اور نہ	دل (کے) غم کے سبب	لیکن عذاب دیتا ہے	
بِهَذَا	وَأَشَارَ	إِلَى لِسَانِهِ	أَوْ يَرْحُمُ
اس کے سبب	اور اشارہ فرمایا	اپنی زبان کی طرف	یا رحم فرماتا ہے
وَأَنَّ الْمَيِّتَ	يُعَذَّبُ	بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ	
اور بیشک میت (پر)	ضرور عذاب ہوتا ہے	اسکے گھر والوں کے اس پر رونے کے سبب	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب البقاء عند المریض، الحدیث ۱۳۰۴، ج ۱، ص ۴۴۱)

## وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ

تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا بلکہ اگر یہ دونوں (یعنی آنکھ کا آنسو اور دل کا غم) رحمت کی وجہ سے ہوں تو ان پر ثواب ملتا ہے۔  
(مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۲۰۷)

اور اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اس کی رحمت زبان کے فعل پر مرتب ہوتی ہے، اگر زبان سے بین اور نوحہ کیا (یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے روئے بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۲۰۳) اور نامناسب الفاظ کہے تو (کہنے والا) عذاب کا مستحق بنتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھتا ہے تو رحمت و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔  
(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۷۷)

اور ”گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ جب مرنے والے نے بین اور نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو تو میت پر اس کا عذاب ہوتا ہے اور اگر مرنے والے نے اس قسم کی وصیت نہ کی ہو پھر اس پر کوئی بین و نوحہ کرے تو اس کا وبال نوحہ کرنے والے پر ہی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَنْزِرُ وَاَزْدَۃٌ وَّزَرَ اٰخِرٰی تَرْجَمَہُ کَنْزَ الْاِیْمَانِ: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔  
(پ ۲۲، سورۃ الفاطر: ۱۸)

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں میت سے مراد وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہو اور عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والوں کا شور مچ جائے تو اس شور سے مرنے والے کو تکلیف ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم عربہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
(مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۲۰۸)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں غمی و خوشی میں حکمِ شرع پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت کر۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ امینِ بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ بِیْتِ الْحَمْدِ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ	أَنَّ	رَسُولَ اللَّهِ	قَالَ
حضرت ابو موسیٰ اشعری سے (روایت ہے)	بے شک	اللہ کے رسول (نے)	فرمایا

إِذَا	مَاتَ	وَلَدُ	الْعَبْدِ	قَالَ
جب	فوت ہوتا ہے	بیٹا	کسی بندے (کا)	تو فرماتا ہے

اللَّهُ	لِمَلَائِكَتِهِ	قَبَضَتْهُمُ	وَلَدَ عَبْدِي
اللہ تعالیٰ	اپنے فرشتوں سے کہ	روح قبض کی تم نے	میرے بندے (کے) بیٹے کی

فَيَقُولُونَ	نَعَمْ	فَيَقُولُ	قَبَضْتُكُمْ	ثَمَرَةَ
تو کہتے ہیں (فرشتے)	ہاں	تو فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ)	تو لیا تم نے	پھل

فَوَادِهِ	فَيَقُولُونَ	نَعَمْ	فَيَقُولُ
اس کے دل کا	تو کہتے ہیں (فرشتے)	ہاں	تو فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ)

مَاذَا قَالَ	عَبْدِي	فَيَقُولُونَ	حَمْدَكَ
کیا کہا	میرے بندے (نے)	تو کہتے ہیں (فرشتے)	حمد کی اس (بندے) نے تیری

وَأَسْتَرْجِعَ	فَيَقُولُ اللَّهُ	إِنُّنَا	لِعَبْدِي
اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا	تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ	بناؤ	میرے بندے کیلئے

بَيْتَانِي الْجَنَّةِ	وَسَمُوهُ	بَيْتَ الْحَمْدِ
جنت میں گھر	اور نام رکھو اس (گھر) کا	بیت الحمد (حمد کا گھر)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے

رسول عز و صل علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مومن بندے کا بیٹا مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ تو فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا تو عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبة اذا احتجب، الحدیث ۱۰۲۳، ج ۲، ص ۳۱۳)

### وضاحت:

یہ سوال وجواب ان فرشتوں سے ہوتے ہیں جو میت کی روح بارگاہ الہی میں لے جاتے ہیں۔ اس سوال سے انہیں گواہ بنانا مقصود ہے ورنہ رب تعالیٰ تو علیم وخبیر ہے۔ خیال رہے کہ جنت میں بعض محل رب کی طرف سے پہلے ہی بن چکے ہیں اور بعض انسان کے اعمال پر بنتے ہیں یہاں اس دوسرے محل کا ذکر ہے جیسے یہاں مکانوں کے نام کاموں سے ہوتے ہیں ویسے ہی وہاں ان محلات کے نام اعمال سے ہیں۔ (ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح، ج ۲، ص ۵۰۷)

مصیبت پر صبر کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا۔ اور

جزع و فزع سے دونوں ثواب جاتے رہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۶۸)

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سیدہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ فُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جسے کوئی مصیبت پہنچی اور وہ مصیبت کو یاد کر کے



إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہے اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہو تو اللہ اس کے لئے وہی ثواب لکھے گا جو مصیبت کے دن لکھا تھا۔‘

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبة، رقم ۱۶۰۰، ج ۲، ص ۲۶۸)

دعا:

**یاربِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں مصائب پر

صبر نصیب فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا**

**اللہ** بحمّ و عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ

رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمین

بجاءِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## الْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعَشْرُونَ صَابِرْہَاں کو جنت کی بشارت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
حضرت معاذ بن جبل سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
مَا	مِنْ مُّسْلِمٍ	يَتَوَفَّى	لَهُمَا
نہیں (ہیں)	دو ایسے مسلمان (کہ)	فوت ہو جائیں	ان دونوں کے
ثَلَاثَةٌ	إِلَّا	أَدْخَلَهُمَا	اللّٰهُ
تین (بچے)	مگر یہ کہ	داخل کریگا ان دونوں کو	اللہ تعالیٰ جنت (میں)
بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ	إِيَّاهُمَا	فَقَالُوا	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اپنی رحمت کے فضل سے	خاص ان دو کو	تو عرض کیا انہوں (صحابہ) نے	اے اللہ کے رسول
أَوَاثِنَانِ	قَالَ	أَوْ اثْنَانِ	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
یادو (بچے فوت ہو جائیں)	فرمایا اللہ کے رسول (نے)	یادو (بچے فوت ہو جائیں)	یادو (بچے فوت ہو جائیں)
قَالُوا	أَوْ وَاحِدٌ	قَالَ	أَوْ وَاحِدٌ
تو عرض کیا انہوں (صحابہ) نے	یا ایک (بچہ)	فرمایا اللہ کے رسول (نے)	یا ایک (بچہ)
ثُمَّ قَالَ	وَ	الَّذِي	نَفْسِي بِيَدِهِ
پھر فرمایا اللہ کے رسول (نے)	قسم ہے	اس ذات کی	جسکے ہاتھ میں میری جان ہے
إِنَّ السِّقْطَ	لَيَجُرُّ	أُمُّهُ	بِسَرَرِهِ
بیشک کچا بچہ	ضرور کھینچے گا	اپنی ماں (کو)	نارو (ناف) کے ذریعے
إِلَى الْجَنَّةِ	إِذَا	أَحْتَسِبْتَهُ	أَحْتَسِبْتَهُ
جنت کی طرف	جب کہ	(ماں) ثواب کی طالب ہوئی ہو اس تکلیف پر	(ماں) ثواب کی طالب ہوئی ہو اس تکلیف پر

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے تین بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا، صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر دو بچے انتقال کر جائیں تو؟ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر ایک فوت ہو جائے تو؟ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو نارو کے ذریعے جنت کی طرف کھینچے گا جبکہ ماں (اس تکلیف پر) صبر اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب البکا علی المیت، الحدیث ۱۷۵۴، ج ۱، ص ۳۳۲)

### وضاحت:

دو مسلمانوں سے مراد ماں باپ ہیں جن کے چھوٹے بچے فوت ہوں اور وہ صبر کریں۔ اس حدیث مبارکہ میں بیان کردہ ترتیب سے کمال و نقصان کی طرف اشارہ ہے یعنی اول نمبر اور کامل مستحق رحمت تو وہ ہیں جو تین بچوں پر صبر کریں پھر وہ بھی جو دو یا ایک پر صبر کریں کہ یہ دونوں پہلے کے ساتھ ملحق ہیں۔

نارو جو بچے کے ناف میں لمبا سا ہوتا ہے جسے وقتِ پیدائش دائی کاٹتی ہے۔ اگرچہ وہ کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے، مگر قیامت میں اس بچے کے ساتھ ہوگا کیونکہ رب تعالیٰ اجزائے بدن کو وہاں جمع فرمائے گا حتیٰ کہ قلفہ یعنی ختنہ کی کھال بھی وہاں موجود

ہوگی۔ اگرچہ یہ بچہ ماں باپ دونوں کو جنت میں لے جائے گا مگر ماں کا ذکر خصوصیت سے اس لیے فرمایا، کہ ماں کو صدمہ زیادہ ہوتا ہے اور صبر کم۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۵۱۷)

ماں کو حدیث پاک میں بیان کردہ فضیلت اسی وقت ملے گی جب وہ جزع فزع نہ کرے اور ثواب پر نگاہ رکھے۔

(ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۷۶۰)

دعا:

**یارِ بِرِّ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں ثوابِ آخرت پر نگاہ رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ شہید اور قرض

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ	أَنَّ النَّبِيَّ	قَالَ
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے (روایت ہے)	کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے	فرمایا
اَلْقَتْلُ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	
قتل (کیا جانا)	اللہ کی راہ میں	
يُكْفَرُ	إِلَّا	الدِّينِ
مٹا دیتا ہے	مگر (علاوہ)	قرض (کے)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جانا قرض کے علاوہ ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ... الخ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۷)

### وضاحت:

راہِ خدا میں شہید ہونا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے، امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بیان کیا کہ سمندر کے شہید اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان کی شہادت قرض کا بھی کفارہ بن جاتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۳، ص ۳۵۷)

قرض سے مراد وہ قرض ہے جس کا مطالبہ کرنے کا حق بندے کو ہو خواہ بیوی کا دین مہر ہو یا کسی سے لیا ہوا قرض یا ماری ہوئی امانت یا غصب کیا ہوا مال کہ یہ ہی بندوں کے حقوق ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۴۲۲)

## فکرِ مدینہ:

آج آپ نے قرض ہونے کی صورت میں (باوجود استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (عاضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کر دی؟

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں قرض کی ادائیگی جلد سے جلد کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ شَهَادَاتُ كِي طَلَب

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ	أَنَّ	النَّبِيَّ	قَالَ
سہل بن حنیف سے (روایت ہے)	بیشک	اللہ کے رسول (نے)	فرمایا
مَنْ	سَأَلَ	اللَّهَ	الشَّهَادَةَ
جو	سوال کرتا ہے	اللہ تعالیٰ (سے)	شہادت (کا)
بِصِدْقٍ مِنْ قَلْبِهِ	بَلَّغَهُ	اللَّهُ	مَنْزَلَ
سچے دل سے	پہنچا دیتا ہے اس (بندے) کو	اللہ تعالیٰ	مرتبے تک
الشُّهَدَاءِ	وَأَنْ	مَاتَ	عَلَى فِرَاشِهِ
شہیدوں (کے)	اگرچہ	مرے وہ بندہ	اپنے بستر پر

بامحاورہ ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل القتال فی سبیل اللہ، الحدیث ۲۷۹۷، ج ۳، ص ۳۵۹)

### وضاحت:

اس طرح کہ دل سے شہادت کی آرزو کرے، زبان سے دعا کرے اور بقدر طاقت جہاد کی تیاری کرے، موقع کی تاک میں رہے، صرف سچی دعا کو بھی بعض شارحین نے اسی میں داخل فرمایا ہے۔ شہادت کا مرتبہ اس طرح عطا ہوگا کہ یہ حکمی شہید ہوگا، جو جنت میں شہداء کے ساتھ رہیگا۔ رب تعالیٰ کی عطا ہمارے وہم و گمان

سے وراء ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۴۲۳)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں شہادت کی موت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





## الْحَدِيثُ التاسع والعشرون قُبُورِ كِي زيارت

عَنْ بُرَيْدَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت بريدہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
نَهَيْتُكُمْ	عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ	فَزُورُوهَا	
میں نے منع کیا تھا تم سب کو	قبروں کی زیارت سے	تو (اب) زیارت کرو ان کی	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربہ فی... الخ، الحدیث ۱۰۶، ص ۴۸۶)

### وضاحت:

شروع اسلام میں زیارتِ قبور مسلمان مردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے اندیشہ تھا کہ (سابقہ زندگی میں) بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کر دیں۔ جب ان میں اسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ ہو گئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہو گیا تاکہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کر لیں، جب لوگ ترکِ شراب کے عادی ہو گئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

قبروں کی زیارت کا یہ حکم استحبابی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حکم میں عورتیں بھی

شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبور کی اجازت دی گئی۔ لیکن اب عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارت قبور کیلئے نہ نکلیں سوائے روضۂ اطہر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی (زیارت کے لئے)، ہاں اگر کہیں جا رہی ہوں اور راستہ میں قبر واقع ہو تو زیارت کر لیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی، اور اگر کسی گھر میں ہی اتفاقاً قبر واقع ہو تو زیارت کر سکتی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ مجاورہ و منظمہ تھیں۔ خیال رہے حدیث پاک میں ”زُورُوا“ (یعنی زیارت کرو)، ”مطلق حکم ہے لہذا مسلمانوں کو زیارت قبر کیلئے سفر بھی جائز ہے۔ جب ہسپتال اور حکیموں کے پاس سفر کر کے جاسکتے ہیں تو مزاراتِ اولیاء پر بھی سفر کر کے جاسکتے ہیں کہ ان کی قبور روحانی ہسپتال ہیں، نیز اگر کہیں قبر پر لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہوں تو اس سے زیارت قبور نہ چھوڑے، ہو سکے تو ان حرکتوں کو بند کرے۔ دیکھو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ نہ چھوڑا بلکہ جب موقع ملا تو بت نکال دیئے۔ آج بھی نکاح میں لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے نہ نکاح بند کئے جاتے ہیں نہ وہاں کی شرکت، نکاح بھی سنتِ مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنتِ مطلقہ، نکاح و زیارت قبور دونوں کے لئے سفر بھی درست ہے اور ناجائز امور کی وجہ سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۵۲۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں کہ عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزء و فروع کریں گی، لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی

قبر پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔ اور اسلّم (یعنی سلامتی کی راہ) یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبر کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبر پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۹۸)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ قبروں کی زیارت کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

## ایصالِ ثواب

الْحَدِيثُ الثَّلَاثُونَ

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ	قَالَ	يَا رَسُولَ اللَّهِ!
حضرت سعد بن عبادہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	یا رسول اللہ!
إِنَّ	أُمَّ سَعْدٍ	مَاتَتْ
بیشک	سعد کی ماں کا	انتقال ہو گیا
الصَّدَقَةِ	أَفْضَلُ	قَالَ
صدقہ	افضل ہے؟	فرمایا (اللہ کے رسول نے)
فَحَفَرَ	بَعْرًا	وَقَالَ
کھدوایا	ایک کنواں	اور فرمایا (حضرت سعد نے)
لَأُمِّ سَعْدٍ	هَذِهِ	لِأُمِّ سَعْدٍ
سعد کی ماں کیلئے (ہے)	یہ	سعد کی ماں کیلئے (ہے)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اُمّ سعد (یعنی میری ماں) کا انتقال ہو گیا ہے ان کیلئے کونسا صدقہ افضل ہے؟ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا اور (اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے۔ (یعنی اس کا ثواب ان کو پہنچے۔)

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، الحدیث ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰)

وضاحت:

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سوال ”کونسا صدقہ افضل ہے؟“ کا

مطلب یہ ہے کہ میں کو نسا صدقہ دے کر ان کی روح کو اس کا ثواب بخشوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعدِ وفات میت کو نیک اعمال خصوصاً مالی صدقہ کا ثواب بخشا سکتا ہے۔ قرآن کریم سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ نیکیوں کی برکت سے بروں کی آفتیں بھی ٹل جاتی ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا (ترجمہ کنز الایمان: اور ان کا باپ نیک آدمی تھا)۔ (پ ۱۶، سورۃ الکہف: ۸۲)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جواباً پانی کی خیرات کا حکم دیا۔ کیونکہ پانی سے دینی و دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں عام مسلمان ختمِ فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنتِ صحابہ ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۳، ص ۱۰۴، ۱۰۵)

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ”مغمومِ مردہ“ سے ایصالِ ثواب کے مدنی پھول:

(۱) فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ ہر عبادت (نیک کام) کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

(۲) میت کا تیجا، دسواں، چالیسواں، برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجہ وغیرہ کے عدمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میت کیلئے زندوں کا دعا کرنا خود قرآنِ پاک سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل

ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: **وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ تَرْجِمُهُ كُنُزَ الْإِيمَانِ**: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸، الحشر: ۱۰)

(3) تیجے وغیرہ میں کھانے کا انتظام صرف اسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے ورثاء بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں۔ اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو نہیں کر سکتے (نابالغ اجازت دے تب بھی نہیں کر سکتے)۔ ہاں بالغ اپنے حصے سے کر سکتا ہے۔

(4) میت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو صرف فقراء کو کھلائیں۔

(5) نابالغ بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں جو زندہ ہیں ان کو بھی، بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

(6) مسلمان جنات کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

(7) گیارہویں شریف، رَجَب شریف (یعنی ۲۲ رجب کو سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئٹے کرنا) وغیرہ جائز ہیں۔ کھیر کوئٹے ہی میں کھانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

(8) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں اور یہ نیاز تڑک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

(9) داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیدہ کی کہانی وغیرہ سب مَن گھڑت قصے ہیں انہیں ہر گز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام وصیت نامہ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں شیخ احمد کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں یہ بھی سب غلط ہیں۔

(10) جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملیگا یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔

(11) ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر ملیگا مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاس

(12) ایصالِ ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ (مغموم مُردہ ص ۱۱)

## فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے نماز اور دعا کے دوران خشوع و خضوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خضوع یعنی دل میں گر گڑا کرنے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دعا میں ہاتھ اٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟ (۷۲ مدنی انعامات، ص ۱۳)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں نیکیاں کرنے اور ان کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کو ایصال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ



## الدُّنْيَا خَيْرُ مَتَاعٍ وَالثَّلَاثُونَ دُنْيَا كِي بَهْتَرِيْن مَتَاعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو	أَنَّ	رَسُولَ اللَّهِ	قَالَ إِنَّ
حضرت عبد اللہ بن عمرو سے (روایت ہے)	بیٹیک	اللہ کے رسول (نے)	فرمایا بیٹیک
الدُّنْيَا كُلُّهَا	مَتَاعٌ	و	
ساری دنیا	متاع (یعنی قابلِ استفادہ چیز) ہے	اور	
خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا	الْمَرْءُ الصَّالِحَةُ		
دنیا کی بہترین متاع	نیک عورت (بیوی) ہے		

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ساری دنیا ایک متاعِ زندگی ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (سنن النسائي، کتاب النکاح، باب المرأة الصالحة، ج ۶، ص ۶۹)

**وضاحت:**

انسان دنیا کو برکت کر چھوڑ جاتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ”قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ“ ترجمہ کنز الایمان: تم فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (پ ۵، النساء ۷۷)

صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر دنیا دین سے مل جائے تو لازوال دولت ہے قطرے کو ہزار خطرے ہیں دریا سے مل جائے تو روانی طغیانی سب کچھ اس میں آجاتی ہے اور خطرات سے باہر ہو جاتا ہے۔

عورت کو بہترین متاع اس لئے فرمایا گیا کہ نیک بیوی مرد کو نیک بنادیتی ہے، وہ اخروی نعمتوں سے ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً“ کی تفسیر میں فرمایا (یعنی) خدا یا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے اور آخرت میں اعلیٰ حور عطا فرما اور آگ ”یعنی خراب بیوی“ کے عذاب سے بچا۔ جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۴)

دعا:

**یَا رَبِّ مَصْطَفٰی! عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین **بِحَاجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## مہر

## الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت عقبہ بن عامر سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَحَقُّ الشُّرُوطِ	أَنْ تُؤَفَّقَ بِهِ	مَا	
شرائط میں سے اہم ترین یہ ہے	کہ تم پورا کرو	وہ شرط (یعنی مہر)	
اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ	الْفُرُوجَ		
جس کے ذریعے تم نے حلال کیا	شرمگاہوں کو		

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نکاح کی) شرطوں میں سے جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی النکاح... الخ، الحدیث ۲۷۲۱، ج ۲، ص ۲۲۰)

## وضاحت:

اس شرط سے مراد مہر ہے یا بیوی کا نان و نفقہ وغیرہ مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد تمام وہ جائز شرطیں ہیں جو نکاح سے پہلے یا نکاح کے وقت لگائی جائیں۔ یہاں صاحبِ مرقات نے فرمایا کہ اس جگہ خاوند بیوی دونوں سے خطاب ہے یعنی نکاح کے وقت جو شرطیں عورت کی طرف سے مرد پر لگیں اسے مرد ضرور پورا کرے اور جو شرطیں مرد کی طرف سے عورت پر لگیں اسے عورت ضرور پورا کرے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۳۳)

کم سے کم مہر دس درہم ہے (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ تقریباً 30.618 گرام چاندی) روپیوں کی صورت میں مہر مقرر کرنا ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ رقم دس درہم کی قیمت سے کم نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۶)

**مہر کی تین قسمیں ہیں۔**

(1) معجل (2) مؤجل (3) مطلق

(1) **مہر معجل:** وہ مہر ہے کہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو۔ مہر معجل وصول کرنے کیلئے عورت اپنے کوشوہر سے روک سکتی ہے، اگرچہ اس سے پیشتر عورت کی رضا مندی سے خلوت و وطی ہو چکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کر لے۔

(2) **مہر مؤجل:** وہ مہر ہے کہ جس کی ادائیگی کیلئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ مہر مؤجل میں جب تک وہ میعاد نہ گزرے عورت کو مطالبے کا اختیار نہیں اور میعاد پوری ہونے کے بعد ہر وقت مطالبہ کر سکتی ہے، اور اپنے کوشوہر سے روک سکتی ہے۔

(3) **مطلق:** وہ مہر ہے کہ نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ کوئی میعاد مقرر ہو۔ مہر مطلق میں تا وقتیکہ موت یا طلاق ہو عورت کو مطالبے کا حق نہیں۔

(بہار شریعت، مہر کا بیان، حصہ ۷، ص ۶۶)

خلوت صحیحہ یہ ہے کہ نکاح کے بعد عورت اور مرد تنہائی میں جمع ہوں اور کوئی چیز جماع سے مانع نہ ہو، تو یہ خلوت بھی جماع ہی کے حکم میں ہے۔ موانع جماع تین ہیں:

**مانع شرعی:** مثلاً عورت کا حیض و نفاس میں ہونا۔ یا ان میں سے کسی کا رمضان کا روزہ دار ہونا۔

**مانع حسی:** مثلاً مرد کا بیمار ہونا یا عورت کا اس حد تک بیماری میں مبتلا ہونا کہ طبی سے ضرر کا صحیح اندیشہ ہو۔

**مانع طبعی:** مثلاً وہاں کوئی تیسرا موجود ہو۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۶۰)

**دعا:**

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ امین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ شوہر کی اطاعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	عَنِ النَّبِيِّ	قَالَ
حضرت ابو ہریرہ (روایت کرتے ہیں)	نبی سے	فرمایا
لَوْ	كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا	أَنْ يَسْجُدَ
اگر	میں حکم دیتا کسی کو	کہ وہ سجدہ کرے
لَأَمَرْتُ	الْمَرْأَةَ	أَنْ تَسْجُدَ
تو میں ضرور حکم دیتا	عورت (کو)	کہ سجدہ کرے وہ (عورت)
		اپنے شوہر کو

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی (دوسرے) کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔  
(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء في حق الزوج، الحديث ۱۱۶۲، ج ۲، ص ۳۸۶)

### وضاحت:

سجدہ عبادت کفر ہے اور سجدہ تعظیم حرام، دوسری شریعتوں میں بندوں کو سجدہ تعظیم جائز تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مالکِ احکام ہیں جہی تو فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور عورت اس کے احسانات کے شکریہ سے عاجز ہے اسی لئے خاوند ہی اس کے سجدے کا مستحق ہوتا۔ خاوند کی اطاعت و تعظیم اشد ضروری ہے اس کی ہر جائز تعظیم کی جائے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۹۷)

ایک اور حدیث میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچویں نمازیں پڑھے، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

(حلیۃ الاولیاء، الربیع بن صبیح، الحدیث ۸۸۳۰، ج ۶، ص ۳۳۶)

دعا:

**یَارَبِّ مُصَافًی** عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّمْی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین

بجاءِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## جنتی عورت

الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ	قَالَتْ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ام سلمہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَيُّمَا امْرَأَةٍ	مَاتَتْ	و	زَوْجُهَا
جو کوئی عورت	مر جائے	اس حال میں کہ	اس (عورت) کا شوہر
عَنْهَا	رَاضٍ	دَخَلَتْ	الْجَنَّةَ
اس (عورت) سے	راضی ہو	داخل ہوگی (وہ عورت)	جنت میں

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرة النساء، الحدیث ۳۲۵۶، ج ۱، ص ۵۹۷)

## وضاحت:

یہاں خاوند سے مراد مسلمان عالم متقی خاوند ہے۔ یہ قیود بہت ہی مناسب ہیں کیونکہ بعض بے دین خاوند تو عورت کی نماز سے ناراض ہوتے ہیں اس کے گانے بجانے، سنیما جانے، بے پردہ پھرنے سے راضی ہوتے ہیں یہ رضا بے ایمانی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۹۷)

جس طرح عورت پر شوہر کے حقوق ہیں اسی طرح شوہر پر بھی عورت کے



حقوق ہیں جن کے متعلق ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا: جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور اگر کسی خلافِ شرع بات پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ مارو اور اسے بُرا نہ کہو اور اسے نہ چھوڑو مگر گھر میں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی حقِ مراۃ... الخ، الحدیث ۲۱۴۲، ج ۲، ص ۳۵۵)

**دعا:**

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَاَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین

بجاءِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



## پردہ

## الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ	عَنِ النَّبِيِّ	قَالَ
حضرت ابن مسعود سے (روایت کرتے ہیں)	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے	فرمایا
الْمَرْءُ	عَوْرَةً	فَإِذَا
عورت	پردہ میں رکھنے کی چیز ہے	توجب
خَرَجَتْ	اسْتَشْرَفَهَا	الشَّيْطَانُ
وہ (عورت) نکلتی ہے	نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے اس (عورت) کو	شیطان

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی پردے میں رکھنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھورتا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ۱۸، الحدیث ۱۱۷۶، ج ۲، ص ۳۹۲)

## وضاحت:

عورت کے معنی ہیں ”مَائِعَارُ فِي إِظْهَارِهِ“ یعنی جس کا ظاہر ہونا قابلِ عار و شرم ہو، عورت کا بے پردہ رہنا میکے والوں کے لئے بھی ننگ و شرم ہے اور سسرال والوں کے لئے بھی۔ استشراف کے معنی ہیں ”کسی چیز کو بغور دیکھنا یا اس کے معنی ہیں لوگوں کی نگاہ میں اچھا کر دینا تا کہ لوگ اسے بغور دیکھیں۔“ عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کر دیتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسے تکتے ہیں، مثل مشہور ہے کہ پرانی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پرایا مال اور

اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان بالکل دیکھنے میں آ رہا ہے بعض لوگ اپنی خوبصورت بیویوں سے متنفر ہوتے ہیں دوسری بد صورت عورتوں پر فریفتہ۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۶، ۱۷)

آزاد عورتوں کیلئے منہ کی ٹنگی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت ہے۔ غیر محرموں سے ان اعضاء کے سوا پورا بدن چھپانا فرض ہے، بلکہ جو ان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔ سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیائیں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۴۸، ۴۹)

**مدینہ:** مزید تفصیل کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی تالیف ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ کا مطالعہ کیجئے۔

**دعا:** **یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ عَوْرَتِ کَا مَرْدُو دِیْکَہَا؟

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ	أَنَّهَا	كَانَتْ	عِنْدَ
حضرت ام سلمہ سے (روایت ہے کہ)	بیٹھک وہ (ام سلمہ)	تھیں	پاس
رَسُولُ اللَّهِ	وَمَيْمُونَةُ	قَالَتْ	أَقْبَلَ
اللہ کے رسول (کے)	اور میمونہ (بھی تھیں)	کہا	آئے سامنے سے
ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ	فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ		
ام مکتوم کے بیٹے (اور)	سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت ہمیں (یعنی عورتوں کو) پردے کا حکم مل چکا تھا		
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ	اِحْتَجَبَا	مِنْهُ	فَقُلْتُ
تو فرمایا اللہ کے رسول نے	پردہ کر لو تم دونوں	ان سے	تو میں نے عرض کی
يَا رَسُولَ اللَّهِ	أ	لَيْسَ	هُوَ
اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	کیا	نہیں (ہیں)	یہ (ابن ام مکتوم)
أَعْمَى	لَا يَبْصُرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا		فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
نا بینا	نہ دیکھ پائیں، نہ ہمیں جان پائیں		تو فرمایا اللہ کے رسول نے
أَفْعُمِيَا؟	وَأَنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا		تُبْصِرَانِيهِ
کیا تم دونوں بھی نا بینا ہو؟	اور کیا تم دونوں نہیں		دیکھتی ہو ان کو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا

صحابی) حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں آ رہے تھے تو اللہ کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (ہم دونوں سے) فرمایا کہ پردہ کرلو۔ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال، الحدیث ۲۷۸۷، ج ۲، ص ۳۵۶)

### وضاحت:

عورت و مرد پر دو طرفہ پردہ واجب ہے کہ نہ تو مرد اجنبی عورت کو دیکھے نہ اجنبی عورت مرد کو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۲۰) عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضاء کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہوگی اور اگر شہوت کا معمولی سا شبہ بھی ہو تو نظر نہیں کر سکتی، نظر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ (اسلامی اخلاق و آداب، ص ۹۶) (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷۶)

### دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں مدد فی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدد فی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بخشش فرما۔ آمین

بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْثَلَاثُونَ اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی؟

عَنْ عُمَرَ	عَنِ النَّبِيِّ قَالَ
حضرت عمر	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا
لَا يَخْلُونَّ	رَجُلٌ
ہرگز تنہا نہیں ہوگا	کوئی مرد
إِلَّا كَانَ	الشَّيْطَانُ
مگر ہوتا ہے	شیطان

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی اجنبیہ عورت کیساتھ تنہائی میں جمع نہیں ہوتا لیکن اس حال میں کہ وہاں دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء في كراهية الدخول على المغنيات، الحدیث ۱۱۷۴، ج ۲، ص ۳۹۱)

### وضاحت:

جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی مقصد کے لئے جمع ہوں شیطان دونوں کو برائی پر ضرور ابھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہيجان پیدا کرتا ہے خطرہ ہے کہ زنا واقع کر دے اس لئے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا چاہئے، بخار روکنے کیلئے نزلہ و زکام روکو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۲۱)

اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام

ہے، ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی عورت ہے کہ شہوت کے قابل نہیں تو خلوت ہو سکتی ہے۔ محارم کیساتھ خلوت جائز ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں مگر رضاعی بہن اور ساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ یہ جوان ہوں۔ یہی حکم اپنی عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔ (اسلامی اخلاق و آداب، ص ۱۰۲) (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۱)

دعا:

**یَا رَبِّ مَصْطَفٰی** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن

بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ ناپسندیدہ چیز

عَنْ ابْنِ عُمَرَ	أَنَّ النَّبِيَّ	قَالَ
حضرت (عبداللہ) ابن عمر سے (روایت ہے)	کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے)	فرمایا
أَبْعَضُ	إِلَى اللَّهِ تَعَالَى	الطَّلَاقُ
زیادہ ناپسندیدہ	اللہ تعالیٰ کے نزدیک	طلاق (ہے)

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب کراہیۃ الطلاق، الحدیث ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰)

### وضاحت:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھانے کو طلاق کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۵)

اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے ضرورت کی بنا پر طلاق مباح تو کر دی ہے مگر رب تعالیٰ کو پسند نہیں کہ اس میں دو محبوبوں کی جدائی گھر بگڑنا والاد کی تباہی ہے غرض کہ بلا وجہ طلاق کراہت سے خالی نہیں، بہت سی چیزیں حلال ہیں مگر بہتر نہیں جیسے بلا عذر مرد کا گھر میں نماز پڑھ لینا وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۱۲)

**مسئلہ:** طلاق (باعتبار حکم و نتیجہ) تین قسم ہے۔ (۱) رجعی (۲) بائن (۳) مغلظہ (۱) رجعی: وہ جس سے عورت فی الحال نکاح سے نہیں نکلتی، عدت کے اندر شوہر



رجعت کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ ہاں اگر عدت گزر جائے اور رجعت نہ کرے تو اس وقت نکاح سے نکلے گی، مگر شوہر پھر بھی عورت کی مرضی سے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔

(2) بَأْنٌ: وہ جس سے عورت فی الفور نکاح سے نکل جاتی ہے۔ عورت کی مرضی سے شوہر عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے اور عدت کے بعد بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں۔

(3) مغالطہ: وہ کہ عورت فوراً نکاح سے نکل بھی گئی اور اب عورت بغیر حلالہ شوہر اول کیلئے جائز نہ ہوگی۔ (ماخوذ از انوار الحدیث، ص ۳۲۶، ۳۲۷، بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۵) مسئلہ: اگر عورت حاملہ ہو تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۵)

دعا:

**یَا رَبِّ مَصْطَفٰی** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ آمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اَلْحَدِیْثُ النَّاسِیْعُ وَالتَّلَاثُوْنَ بِلَا وَجْهِ طَلَاَقٍ مَا نَكُنَا

عَنْ ثَوْبَانَ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
حضرت ثوبان سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)
أَيُّمَا امْرَأَةٍ	سَأَلْتُ	زَوْجَهَا	
جو کوئی عورت	سوال کرے	اپنے شوہر (سے)	
طَلَاَقًا	فِي غَيْرِ مَا بَاسٍ	فَحَرَامٌ	
طلاق (کا)	بغیر کسی وجہ کے	تو حرام (ہے)	
عَلَيْهَا	رَأَيْتُهَا	الْجَنَّةَ	
اس (عورت) پر	خوشبو	جنت (کی)	

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی عذرِ معقول کے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، الحدیث ۲۲۲۶، ج ۲، ص ۳۹۰)

### وضاحت:

یہاں وہ عورت مراد ہے جو بغیر سخت تکلیف کے طلاق مانگے۔ ”ایسی عورت کا جنت میں جانا تو کیا ہوگا وہاں کی خوشبو بھی نہ پائے گی“ اس سے مراد ہے اولیٰ داخلہ (یعنی اولاً ہی جنت میں داخل ہونا) ورنہ آخر کار سارے مومن جنت میں پہنچیں گے اگرچہ کیسے ہی گناہگار ہوں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۱۲)

اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکامِ شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو ایسی صورت میں عورت کی طرف سے طلاق کے مطالبے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۸، ص ۸۶)

دعا:

**یارِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔ اٰمین

بِحَاجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## عدت کی مدت

الْحَدِيثُ الْأَرْبَعُونَ

عَنْ الْمُسَوْرِبِ مَحْرَمَةٍ	أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ	نُفِسَتْ
حضرت مسور بن مخرمہ سے (روایت ہے)	کہ سبیعہ اسلمیہ (کو)	نفس آیا (یعنی بچہ جنا)

بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِالْكَالِ

اپنے شوہر (کے) انتقال کے کچھ عرصہ بعد

فَجَاءَتْ	النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلُهُ وَسَلَّمَ	فَاسْتَأْذَنَتْهُ
تو آئیں وہ	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کے پاس)	اور اجازت چاہی انہوں نے، سرکار سے

أَنْ تَنْكِحَ	فَإِذِنْ لَهَا	فَنَكَحَتْ
کہ نکاح کریں وہ	پس اجازت عطا کی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انکو	تو نکاح کیا انہوں نے

**بامحاورہ ترجمہ:** حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ سبیعہ اسلمیہ نے شوہر کے انتقال کے کچھ عرصے بعد بچہ جنا تو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی تو انہوں نے نکاح کر لیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب ۳۹، الحدیث ۵۳۲۰، ج ۳، ص ۵۰۳)

وضاحت:

یعنی وہ خاتون حاملہ تھیں اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچہ پیدا ہو گیا تھا نفاس آنے سے یہی مراد ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے کہ حاملہ کی عدت حمل جن دینا ہے خواہ مطلقہ ہو یا وفات والی، اگر چہ طلاق یا وفات کے ایک منٹ بعد ہی بچہ پیدا

ہو جائے۔ اس مسئلہ کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۵۰)

شوہر کے طلاق دینے یا اس کے وفات پا جانے کے بعد عورت کا نکاح ممنوع ہونا اور ایک زمانہ معینہ تک انتظار کرنا اصطلاحِ شریعت میں عدت کہلاتا ہے۔  
بیوہ حاملہ: بیوہ حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے۔

بیوہ غیر حاملہ: بیوہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

مطلقہ حاملہ: طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔

مطلقہ مدخولہ غیر حاملہ: طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ (جو نیاں کو پہنچ چکی یعنی اب حیض کی عمر نہ رہی) یا نابالغہ (جس کو ابھی حیض آیا ہی نہیں) ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ، نابالغہ یا آئسہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے، خواہ یہ تین حیض تین ماہ میں یا تین سال میں یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ (انوار الحدیث، ص ۳۲۹)

مطلقہ غیر مدخولہ: طلاق کی عدت غیر مدخولہ پر اصلاً نہیں اگرچہ کبیرہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۳، ص ۲۹۳)

**دعا: یاربِ مصطفیٰ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں مدنی انعامات کا عامل

بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ

رسول بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بخشش فرما۔ آمین

بِحَاجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## ماخذ و مراجع

- (۱) قرآن پاک
- (۲) ترجمۃ القرآن کنز الایمان
- (۳) تفسیر خزان العرفان
- (۴) جامع الترمذی
- (۵) سنن ابن ماجہ
- (۶) سنن ابوداؤد
- (۷) سنن نسائی
- (۸) مشکوٰۃ المصابیح
- (۹) الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان
- (۱۰) المعجم الکبیر للطبرانی
- (۱۱) المعجم الاوسط
- (۱۲) السنن الکبری
- (۱۳) مسند امام احمد بن حنبل
- (۱۴) شعب الایمان
- (۱۵) الترغیب والترہیب
- (۱۶) المستدرک للحاکم
- (۱۷) نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری
- (۱۸) شرح صحیح مسلم للحوذی
- (۱۹) مرقاۃ المفاتیح
- (۲۰) اشعۃ المعات شرح مشکوٰۃ
- (۲۱) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ
- (۲۲) کتاب الضعفاء
- (۲۳) العلل المتناہیہ
- (۲۴) بہار شریعت
- (۲۵) رسائل نعیمیہ
- (۲۶) جاء الحق
- (۲۷) اسلامی اخلاق و آداب
- (۲۸) مغنوم مردہ
- (۲۹) ۷۲ مدنی النعمات
- مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ہند)
- مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ہند)
- مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ہند)
- مطبوعہ دار الفکر بیروت
- مطبوعہ دار المعرفہ بیروت
- مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت
- مطبوعہ دار الجلیل بیروت
- مطبوعہ دار الکتب بیروت
- مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
- مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
- مطبوعہ دار الفکر بیروت
- مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
- مطبوعہ دار الفکر بیروت
- مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
- مطبوعہ دار الفکر بیروت
- مطبوعہ دار المعرفہ بیروت
- مطبوعہ فرید بک اشال لاہور
- مطبوعہ باب المدینہ کراچی
- مطبوعہ دار الفکر بیروت
- مطبوعہ کوئٹہ
- مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
- مطبوعہ دار الصمیمی
- مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
- مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی و مکتبہ المدینہ
- مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
- مطبوعہ قادری پبلی کیشنز لاہور
- مطبوعہ فرید بک اشال لاہور
- مطبوعہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
- مطبوعہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

## مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

- (۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرَاطَسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- (۲) ولایت کا آسان راستہ (تصویر) (الْبَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- (۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تہدایمان) (کل صفحات: 74)
- (۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- (۵) شریعت و طریقت (مَقَالُ الْغُرَبَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- (۶) ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- (۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَلِیِّ) (کل صفحات: 100)
- (۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَّاحُ الْحَبِیْدِ فِی تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) (کل صفحات: 55)
- (۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقَطْعِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْحَبِیْرَانِ وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- (۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحَقُوقُ لِطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- (۱۱) دعاء کے فضائل (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَلِيلُ الْمُذْعَمِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

- از امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
- (۱۲) کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)۔ (۱۳) تَمْهِیْدُ الْإِیْمَانِ - (کل صفحات: 77) (۱۴) الْأَجَازَاتُ الْمَحِیْنَةُ (کل صفحات: 62)۔ (۱۵) إِقَامَةُ الْقِیَامَةِ (کل صفحات: 60) (۱۶) الْفَضْلُ الْمَوْحِبِيُّ (کل صفحات: 46) (۱۷) أَجَلِيُّ الْإِعْلَامِ (کل صفحات: 70) (۱۸) الزَّمَزَمَةُ الْقَمَرِیَّةُ (کل صفحات: 93) (۱۹، ۲۰) جَدُّ الْمُتَمَتَّرِ عَلَى رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات: 570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- (۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات: 160)
- (۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- (۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- (۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)
- (۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- (۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات: 39)
- (۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- (۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- (۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- (۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)

- (۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325) (۳۲) مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- (۳۳) حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50) (۳۴) تحقیقات (کل صفحات: 142)
- (۳۵) اربعینِ حنفیہ (کل صفحات: 112) (۳۶) عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات: 24)
- (۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) (۳۸) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
- (۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات: 48) (۴۰) آدابِ مرشدِ کامل (کامل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- (۴۱) ٹی وی اور موعود (کل صفحات: 32) (۴۲ تا ۴۸) فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
- (۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24) (۵۰) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
- (۵۱) تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100) (۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
- (۵۳) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- (۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات: 68) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- (۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187) (۵۷) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- (۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) (۵۹) فیضانِ جہلِ احادیث (کل صفحات: 120)

### شعبہ تراجم کتب

- (۶۰) جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَنْعَرُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: ۷۳)
- (۶۱) شاہراہِ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- (۶۲) حسنِ اخلاق (مَنْجَاهُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- (۶۳) راوی علم (تَنْوِيلُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقَ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- (۶۴) بیٹے کو نصیحت (إِيَّاهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- (۶۵) الدعوة الی الفکر (کل صفحات: 148)

### شعبہ درسی کتب

- (۶۶) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات: 45) (۶۷) کتابِ العقائد (کل صفحات: 64)
- (۶۸) نزہۃ النظر شرحِ نخبة الفکر (کل صفحات: 175) (۶۹) اربعینِ النوویہ (کل صفحات: 121)
- (۷۰) نصابِ تجوید (کل صفحات: 79) (۷۱) گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 180)
- (۷۲) وقایۃ النحو فی شرحِ ہدایۃ النحو

### شعبہ تخریج

- (۷۳) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 206) (۷۴) جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- (۷۵ تا ۸۰) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۸۱) اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- (۸۲) آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) (۸۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول ﷺ (کل صفحات: 274)



**یادداشت**

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]